ماہنامہ بقیع کراچی
APRIL 2021
322
Regd. # MC-1177

چالیس احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں تدبر قرآن
کی اہمیت وافادیت پر ایک فکر انگیز کتاب

اربعین
تدبر قرآن

ترتیب وتقدیم
ابو الفواد
توحید احمد طرابلسی
ریسرچ اسکالر کلیۃ الدعوۃ الاسلامیۃ، ٹریپولی، لیبیا

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

چالیس احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں تدبر قرآن
کی اہمیت وافادیت پر ایک فکر انگیز کتاب

اربعین
تدبُّرِ قرآن

ترتیب وتقدیم

ابو الفواد **توحید احمد** طرابلسی
ریسرچ اسکالر: کلیۃ الدعوۃ الاسلامیۃ، ٹریپولی، لیبیا
[استاذ: دار العلوم اہل سنت حبیب الرضا، دیوریا علاول، گونڈہ، یوپی]

ناشر
جمعیت اشاعتِ اہلِ سنت، پاکستان
نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں۔

نام کتاب : اربعین تدبر قرآن

ترتیب وتقدیم : ابو الفواد توحید احمد طرابلسی

اشاعت اول : ۱۴۴۲ھ /۲۰۲۱ء

اشاعت دوم: شعبان المعظم ۱۴۴۲ھ / اپریل ۲۰۲۱ء

تعداد: ۴۲۰۰

ناشر : جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

فون:021-32439799

خوشخبری : یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

ہمارا ربّ ہمیں قرآن میں تدبّر اور غور وفکر کرنے کا حکم دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ (النّساء:۸۲/ ٤)

ترجمہ کنزالایمان: کیاوہ لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے۔

اس حوالے سے قرآنِ کریم میں مزید آیات موجود ہیں جن کو مصنّف نے مذکورہ کتاب میں بھی درج کیا ہے۔ تدبر اور غور وفکر کرنے کے کئی فوائد ہیں جو اس کتاب میں مذکور ہیں۔

نیز غور وفکر کرنے سے بندے کے لئے کئی راہیں کھلتی ہیں۔ اللہ رب العزت اپنی لاریب کتاب میں فرماتا ہے: اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۟ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۟ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۟ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۟ (الغاشية:۲۰-۱۷/ ۸۸)

ترجمہ کنزالایمان: توکیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا اور آسمان کو کیسا اونچا کیا گیا اور پہاڑوں کو کیسے قائم کئے گئے اور زمین کو کیسے بچھائی گئی۔

اسی طرح احادیثِ مبارکہ کی ایک کثیر تعداد ہے جن میں ہمیں یہ حکم ملتا ہے کہ قرآن میں تدبر کرو۔

حدیث شریف میں ہے: عن عطاء قال: دخلتُ أنا وعبيد بن عمير على عائشة فقالت لعبيد بن عمير: قد آن لك أن تزورنا فقال: أقول: يا أمه كما قال: الأول: زر غباً تزدد حباً قال: فقالت: دعونا من رطانتكم هذه قال بن عمير: أخبرينا بأعجب شيء رأيته من رسول الله صلى الله

عليه وسلم قال: فسكتت ثم قالت: لما كان ليلة من الليالي قال: "يا عائشة ذريني أتعبد الليلة لربي" قلتُ: والله إني لأحب قربك وأحب ما سرك قالت: فقام فتطهر ثم قام يصلي قالت: فلم يزل يبكي حتى بل حجره قالت: ثم بكى فلم يزل يبكي حتى بل لحيته قالت ثم بكى فلم يزل يبكي حتى بل الأرض فجاء بلال يؤذنه بالصلاة فلما رآه يبكي قال: يا رسول الله لم تبكي وقد غفر الله لك ما تقدم وما تأخر قال: "أفلا أكون عبداً شكوراً لقد نزلت علي الليلة آية ويل لمن قرأها ولم يتفكر فيها: {اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ} الآية كلها. (صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب التوبة، حديث ٦٢٠، ص٣٨٦، مؤسسة الرسالة ،بيروت لبنان، ١٤١٤هـ.١٩٩٣م

یعنی، حضرت عطا سے روایت ہے کہتے ہیں میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئے ،انہوں نے عبید بن عمیر سے فرمایا تم نے اب ہم سے ملاقات کا وقت پایا، انہوں نے عرض کیا اُمّ المؤمنین میں وہی کہہ سکتا ہوں جو اگلوں نے کہا ہے کہ گاہے بگاہے ملاقات کرو محبت بڑھے گی۔

اُمّ المؤمنین نے فرمایا: اپنے اس عجمی کلام سے ہمیں محفوظ رکھو۔ابنِ عمیر نے عرض کی ہمیں سب سے حیرت انگیز چیز کے بارے میں مطلع کریں جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے دیکھا ہو؟ کہتے ہیں: حضرت عائشہ خاموش ہو گئیں، پھر آپ نے کہا راتوں میں ایک رات تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ مجھے چھوڑ دو آج کی شب اپنے ربّ کی عبادت کروں۔

میں نے عرض کی: بخدا مجھے آپ کی قربت بہت عزیز ہے اور مجھے آپ کی مسرّت بھی محبوب ہے۔

کہتی ہیں: آپ ﷺ کھڑے ہوگئے ، پھر وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔آپ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ آپ کی گود نم ہو گئی، کہتی ہیں پھر اشک بار

ہوئے برابر روتے رہے یہاں تک کہ داڑھی مبارکہ تر ہوگئی، کہتی ہیں پھر اشک بار ہوئے، مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ زمین بھیگ گئی۔

اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز کی اطلاع دینے کے لئے حاضر ہوئے جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں رو رہے ہیں، اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے کو بخش دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں، آج کی رات مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے کہ اس آیت مبارکہ کو پڑھ کر اس میں تدبر نہ کرنے والے کے لئے بربادی ہے۔(وہ آیت)(اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ)ہے۔

زیر نظر رسالہ ”اربعینِ تدبر قرآن“ جسے ہمارے نہایت ہی قابلِ احترام بزرگ عالم دین ”ابو الفواد توحید احمد طرابلسی“ نے عربی میں تحریر میں کیا اور پھر اس کا ترجمہ بھی کیا ۔دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ اس اچھوتے موضوع پر بھی ہمارے عالم دین نے قلم اُٹھایا اور ساتھ ہی ہر حدیثِ مبارکہ کا حوالہ بھی تحریر کیا۔

لہٰذا ادارہ اس رسالہ کو بانیٔ اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن جناب بشارت علی صدیقی کی اجازت سے اپنی سلسلہ اشاعت نمبر ۳۲۲ پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مصنّف اور جملہ معاونین واشاعت کاران کی سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی دینی و علمی خدمات میں روزافزوں ترقی عطا فرمائے۔آمین

اللہ رحم (عبد المصطفیٰ) ہمدمی

مدرس جامعۃ النور

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

شرف انتساب

شہ زادہ رسول، امام اہل لیبیا

شیخ عبد السلام اسمر بن سلیم

فیتوری مالکی اشعری

[۸۸۰ھ-۹۸۱ھ]

رحمۃ اللہ تعالی علیہ

کے نام

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہرباری کرے

حشر میں شان کریمی نازبرداری کرے

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

کلماتِ شکر وامتنان

تشکر کا تذکرہ قرآن وحدیث میں ہے، یہ ایک پسندیدہ عمل ہے، جو فطرت سلیمہ سے صادر ہوتا ہے، اور دلوں کو موہ لیتا ہے، لہٰذا اس فعل مرغوب پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ان سبھی حضرات کا تہہ دل سے ممنون ہوں، جنہوں نے اس رسالہ کی ترتیب میں اعانت فرمائی، خصوصی طور پر حضرت مولانا محمد ایوب خان صاحب [سابق صدرالمدرسین: دارالعلوم علیمیہ، جمدا شاہی] اور حضرت مولانا اعجاز احمد نظامی جامعی صاحب [استاذ- دارالعلوم اہل سنت حبیب الرضا، دیوریاعلاول] کا تذکرہ کرنا چاہوں گا، آپ حضرات نے اپنی گوناگوں مصروفیات سے وقت نکالا، اوراس رسالہ کو بنظر عمیق مطالعہ کر اپنی تحریر سے بھی نوازا۔

یہ تحریر برادرم محمد بشارت علی صدیقی قادری اشرفی حیدرآبادی صاحب کے تذکرہ کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتی ہے، آپ ہی کی تحریک پر یہ رسالہ معرض وجود میں آیا، اور پھر آپ ہی کے زیر نگرانی یہ شائع بھی ہورہاہے۔

فَبَارَكَ اللہ تَعَالَى فِيْكُمْ، وَيَرْحَمُ وَالِدَيْكُمْ، آمِيْن، يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

ابوالفواد توحید احمد طرابلسی

جمدا شاہی، بستی، یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض دل

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جو تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ بعد حمدِ خدائے تعالیٰ، بے شمار درود و سلام شاہِ لولاک، رسول پاک حضرت محمد ﷺ پر، ان کے اہلِ بیت پر، ان کے محبوب اصحاب پر اور ائمہ شریعت و طریقت پر۔

قرآنیات کے حوالے سے اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدر آباد دکن کے زیر اہتمام رسائل و کتب کی تیاری اور اشاعت کا اہتمام شروع کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں ہماری تحریک پر فضائل قرآن پر امام یوسف بن اسمٰعیل نبھانی شافعی علیہ الرحمہ کے اربعین کا ترجمہ مولانا اشرف رضا ہاشمی اشرفی نے ”اربعین برکات قرآن“ کے نام سے کیا، مولانا قاری سلیم صفدر قادری نے ”اربعین فضائل حفظ قرآن“ اور ”اربعین فضائل حسن قراءت“ ترتیب دی، اور ”تاثیر قرآن“ پر ۲۵۰ صفحات کی ایک اچھی کتاب تیار کی؛ پھر قرآن پاک میں وارد کم و بیش ۵۰ ایمان افروز آیات جن کا مرکزی عنوان ” آمنوا و عملوا الصلحت“ ہے، جس میں اعمال صالحات کی طرف دعوت و ترغیب دلائی گئی ہے، ان آیات کی مختصر تفسیر اور ان سے حاصل ہونے والے فوائد و معلومات پر ۲۰۰ صفحات کی ایک علمی و اصلاحی کتاب تیار کی اور ”قرآن اور مستشرقین“ کے نام سے ایک تحقیقی کتاب مولانا عرفان التجانم مصباحی ازہری صاحب نے لکھی۔ الحمد للہ رب العالمین!

اسی دوران ہمارے قریبی دوست و مشیر علامہ مولانا توحید احمد علیمی طرابلسی صاحب نے ”تدبر قرآن“ کی اہمیت و افادیت کی طرف میری توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ اس عنوان پر بھی اربعین جمع ہونا چاہیے، میں نے انہی سے کہا کہ آپ ہی کر دیں اس سے اچھی کیا بات ہو سکتی ہے۔ مولانا توحید احمد علیمی صاحب نے عرق ریزی سے احادیث و روایات جمع

کرلی، ان احادیث کا ترجمہ کیا اور اس مجموعہ پر ایک فکر انگیز مقدمہ بھی رقم فرمایا، جو ماشاء اللہ تعالیٰ بہت پسند کیا گیا۔

تدبّرِ قرآن کی اہمیت و ضرورت کے حوالے سے اردو میں کم لکھا گیا ہے۔ عربی میں اس پر جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا ایک جامع اشاریہ علامہ ڈاکٹر خورشید احمد سعیدی صاحب نے ترتیب دیا ہے جو کتاب کے عنوان کی مناسبت سے یہاں پیش کرنا کافی مفید ثابت ہو گا:

تدبر قرآن پر کتابیں:

۱- صلاح عبد الفتاح الخالدي، مفاتيح للتعامل مع القرآن، دار القلم، دمشق، ط2، 1415هـ/ 1994م. (175 صفحة)

2-د. خالد بن عبد الكريم اللاحم، مفاتح تدبر القرآن والنجاح في الحياة، إدارة التوعية والتوجيه، ط2، الرياض، 1428 هـ/ 2007م. (120 صفحة)

3-محمد ين جميل زينو، كيف نفهم القرآن: أنواع التفسير وشرح بعض آي القرآن، ط1، 1411 هـ، مكة المكرمة. (188 صفحة)

4-محمد الغزالي، كيف نتعامل مع القرآن، نهضة مصر، ط7، 2005م. (230 صفحة)

5-د. سهيل بن محمد قاسم، كيف تقرأ القرآن في رمضان وغيره من شهور العام، دار الخضيري، المدينة النبوية، ط1، 1430 هـ/ 2009م.

6-عبد الرحمن حسن حبنكه الميداني، قواعد التدبر الأمثل لكتاب الله عز وجل، دار القلم، دمشق، ط4، 1430 هـ/ 2009م. (839 صفحة)

7-د. عصام بن صالح العويد، فن التدبر في القرآن الكريم، مركز التدبر للاستشارات التربوية والتعليمية، الرياض، ط3، 1431 هـ/ 2010م. (79 صفحة)

8-أحمد بن مسفر بن معجب العتيبي، دليل فهم القرآن المجيد، مكتبة الرشد ناشرون، الرياض، ط2، 1429 هـ/ 2008م. (248 صفحة)

9-د. هاشم بن علي الأهدل، تعليم تدبر القرآن الكريم: أساليب عملية و مراحل منهجية، جدة، مملكة السعودية العربية، 1428هـ (200 صفحة)

10-سليمان بن عمر السنيدي، تدبر القرآن، مجلة البيان، الرياض، ط2، 1423 هـ/ 2002م. (160 صفحة)

11-أبو الحسن علي الحسني الندوي، المدخل إلى الدراسات القرآنية: مبادىء تدبر القرآن والانتفاع به، دار ابن كثير، دمشق – بيروت، ط2، 1431 هـ/ 2010م. (152 صفحة)

12- إبراهيم بن عمر السكران، الطريق إلى القرآن، مؤسسة الجديد النافع، 1433 هـ، (152 صفحة)

13-د. خالد بن عثمان السبت، الخلاصة في تدبر القرآن، دار الحضارة، الرياض، ط1، 1437 هـ/ 2016م. (110 صفحة)

14-ناصر بن سليمان العمر، أفلا يتدبرون القرآن، مركز تدبر للدراسات والاستشارات، الرياض، ط1، 2011، ط2، 1434 هـ/ 2013م. (255 صفحة)

تدبر قرآن پر ریسرچ پیپرز:

1-محمد بن عبد الجواد بن محمد الصاوي، نماذج تدبر القرآن الكريم عند السلف الصالح، الدوحة قطر، شعبان 1434هـ. (49 صفحة)

2- د. محمد محمود كالو، قواعد في تدبر القرآن الكريم، الدوحة قطر، شعبان 1434 هـ/ 2013م. (43 صفحة)

3-سامية عاهد محمد حرب، صوارف فهم القرآن الكريم وعلاجها: دراسة موضوعية، الجامعة الأردنية، 2008م. (180 صفحة)

4-د. عبد الرزاق هرماس، دعوى فهم القرآن الكريم في ضوء مناهج العلوم الإنسانية الغربية: منطلقاتها وحقيقتها وآفاقها، مركز تفسير للدراسات القرآنية، 1434 هـ/ 2013م. (74 صفحة)

5-د. رقية طه جابر العلواني، تدبر القرآن بين النظرية والتطبيق، ط 5، 2008م. (60 صفحة)

6-د. مبارك المصري النظيف محمد، الفهم المقاصدي للقرآن الكريم، المحرم 1438 هـ/ أكتوبر 2016م. (34 صفحة)

7-أسماء بنت راشد، أفلا يتدبرون القرآن، دار الوطن للنشر، (25 صفحة)

8-د. عبد المحسن بن زبن المطيري، أسباب وموانع تدبر القرآن الكريم، حولية كلية الدراسات الإسلامية والعربية للبنات بالإسكندرية، العدد 33. (46 صفحة)

(خورشید احمد سعیدی،فیس بک پوسٹ مورخہ: 23 رمضان المبارک 1441 ھ، 17 مئی 2020ء)

میں ممنون ومشکور ہوں حضرت مولانا محمد ایوب خان صاحب [سابق صدرالمدرسین: دارالعلوم علیمیہ، جمداشاہی] اور حضرت مولانا اعجاز احمد نظامی جامعی صاحب [استاذ-دارالعلوم اہل سنت حبیب الرضا، دیوریاعلاول] کا جنہوں نے کتاب پر اپنی تقاریظ لکھ کراس کام کی حوصلہ افزائی فرمائی اور کتاب کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

موجودہ دَور میں اس کی اہمیت و افادیت کا اندازہ لگاتے ہوئے اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن نے یہ کتاب برِّ صغیر کے اُردوخواں اہل ذوق کی خدمت میں پیش کی ہے۔یہ کتاب فاؤنڈیشن کی ۸۵ویں اشاعتی پیش کش تھی اور پھر شیخ الحدیث حضرت علّامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی اور بانی جمعیت اشاعتِ اہلسنّت حضرت علّامہ عرفان ضیائی مدظلہ نے اسے اپنے ادارے کی طرف سے شائع کرنے کی خواہش ظاہر کی تو فقیر نے اسکی کمپوزنگ انہیں ارسال کردی۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

فقیر غوثِ جیلاں وسمناں

محمد بشارت علی صدیقی اشرفی

جدہ شریف، حجاز مقدس

تقریظ جلیل

حضرت مولانا محمد ایوب قادری صاحب

سابق صدر المدرسین: دار العلوم علیمیہ، جمداشاہی، بستی

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

اما بعد! فاضلِ جلیل علامہ ابوالفواد توحید احمد صاحب باصلاحیت عالمِ دین ہیں، بیرونی ملک طرابلس لیبیا کی عظیم دانش گاہ سے آپ نے عربی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کیا ہے، مولانا موصوف کا دولت کدہ راقم کے غریب خانہ سے جانب مغرب پندرہ میٹر کے فاصلہ پر رشکِ چمن ہے۔

اِن کے پَردادا جناب نور محمد بن فضل علیہما الرحمہ نے حالاتِ زمانہ کے مطابق سفالہ پوش (کھپریل) مکان بہت اچھا صاف ستھرا تعمیر کروایا تھا، مبلغِ اسلام خلیفہ اعلیٰ حضرت عارف باللہ علامہ شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی علیہ الرحمہ اپنے تبلیغی سفر پر دوسری وآخری مرتبہ ۱۹۴۵ء میں جمداشاہی تشریف لائے تو اسی مکان میں حضرت نے قیام فرما کر رشکِ چمن بنا دیا، جو تاریخی حیثیت کا حامل ہے۔

کسی کتاب ومقالہ پر تاثرات وپیش لفظ لکھنا کارے دارد، خاص کر قرآن وحدیث سے متعلقہ کتاب پر قلم کو جنبش دینا بہت اہم ودشوار ہوتا ہے، مولانا موصوف کی قربت ووارفتگی کے دائرہ میں محصور ہو کر لکھنے پر مجبور ہونا پڑا۔

الحمد للہ، چہل حدیث "اربعین تدبرِ قرآن" کے نام سے رسالہ نافعہ کو اول تا آخر حدیث بغور مطالعہ کیا، نیز "اربعین تدبرِ قرآن" پر جو تفصیلی "تقدیم" ہے، اس کے متعدد بار مطالعہ سے شرف یاب ہوا۔

کسی بھی زبان کے مطالب ومعانی کو دوسری زبان میں منتقل کرنا اَمر مشکل ہوتا ہے، اہلِ علم پر یہ اہم کام مخفی نہیں ہے، بالخصوص قرآن واحادیث کا اردو ترجمہ حد درجہ مشکل ہے، کیوں کہ ایمان واسلام کی تفصیلات، اور شریعتِ اسلامیہ کے احکام کے یہ اصل ماخذ ہیں۔

قرآن وحدیث کے مطالب ومعانی کی تعبیر میں الفاظ وبیان کی معمولی سی بھی لغزش ہوگئی تو شارع اسلام کا مقصود ومدعا ادا ہونے سے رہ جائے گا، اور اسلامی دستور کی وہ روح متاثر ہوجائے گی جو عملی زندگی کے بے شمار گوشوں وامور کو حاوی ہے۔

اس لیے قرآن وحدیث کے بارے میں ہر دو زبان کی واقفیت کے ساتھ معانی ومطالب کی صحیح تعبیر وتشریح پر قدرت ہو، اس کے علاوہ قرآن وحدیث فہمی کی فقہی بصیرت بھی ہو۔

اللہ جل شانہ کا بے پایاں شکر واحسان ہے کہ فاضلِ جلیل جناب علامہ مولانا ابو الفواد توحید احمد صاحب زید مجدہ نے چہل حدیث باترجمہ ”اربعین تدبرِ قرآن“ و”تقدیم“ کو منصہ شہود پر لانے کا عزمِ مصمم کرلیا ہے۔

اولا فاضلِ جلیل نے ”تقدیم“ کی شاہ سرخی یوں رقم فرمائی ہے:

تدبر کا حکم، تدبر کا معنی، تدبر اور تفکر میں فرق، تدبرِ قرآن سے کیا مطلوب ہے؟ تدبرِ قرآن کی تشریعی حیثیت، فوائدِ تدبرِ قرآن(اس ضمن میں حکمِ الٰہی پر عمل، وحدانیتِ الٰہی پر تیقن، زیادتی ایمان، ایمان میں تازگی)، قلوبِ انسانی پر اثر، خشیتِ الٰہی، حصولِ سجدہ، تزکیہ نفس، امراضِ قلبیہ ونفسیہ سے نجات، خوفِ خدا سے کپکپاہٹ، نزولِ سکینہ۔

”اسلاف کا تدبرِ قرآن“ (اس کے تحت تفصیل یوں ہے):

(۱)امیر المومنین حضرتِ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا تدبرِ قرآن،(۲)امیر المومنین حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کا تدبرِ قرآن، (۳) صحابی رسول حضرتِ تمیم داری رضی اللہ عنہ کا تدبرِ قرآن، (۴)حضرتِ عبد

اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تدبر قرآن، (۵) حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا تدبرِ قرآن، (۶) حضرتِ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا تدبرِ قرآن، (۷) حضرتِ اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما کا تدبرِ قرآن، (۸) ایک خاتون کا تدبرِ قرآن۔

" اسلاف کے اقوال" (اس کے ضمن میں تحریر ہے):

(۱) امیر المؤمنین حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کا فرمانِ عالی شان، (۲) حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمانِ عالی شان، (۳) حضرتِ محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانِ عالی شان، (۴) حضرتِ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانِ عالی شان، (۵) حضرتِ سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانِ عالی شان۔

کچھ اس رسالہ کے بارے میں، حرف آخر۔

مندرجہ بالا شاہ سرخیوں سے ظاہر ہے کہ "اربعین تدبرِ قرآن" چالیس حدیثوں کا خلاصہ، اس کا مطلوب و مقصود اس "تقدیم" میں سمودیا گیا ہے، جو بلا شبہ مولانا کی بالغ نظری، تحقیقی رنگ و آہنگ، واستحضار ذہنی کا عکس جمیل ہے۔

اس میں آیات قرآنی کو بقید سورت وآیت، اوراحادیث نبویہ کو بقید مصنف، حدیث نمبر، صفحہ نمبر سے مزین کر دیا گیا ہے، مصادر ومراجع ۲۵ کی معتد بہ تعداد ہے، ترجمہ عام فہم سلیس ہے۔

چہل حدیث جو بنام "اربعین تدبرِ قرآن" ہے بفضلہ تعالی ہر حدیث کا حوالہ حدیث نمبر، جلد، وصفحہ نمبر بھی مندرج ہے، ترجمہ مفید خاص وعام ہے۔

الحاصل " اربعین تدبرِ قرآن"، و"تقدیم" ہر دو کا مطالعہ مومن کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دے گا، کیوں کہ ہر جہت سے اس کا مطالعہ مومن کو قربِ الٰہی سے سرفرازی کا سود مند ذریعہ ہو گا، مومن کی حیات وممات میں ہر مقام پر سرخ روئی وکام یابی ہو گی۔

تدبرِ قرآن کی امیر المؤمنین حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نظر میں بہت وقعت ہے، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تدبرِ قرآن کی حیثیت سے سورہ بقرہ بارہ سال

میں پڑھا، جب اس کی تکمیل فرمایاتواس حصولِ نعمت کے شکریہ میں اونٹوں کو ذبح کرکے لوگوں کی ضیافت فرمائی۔

قرآن پڑھنااورزبانی یاد کرلینا یہ عام بات ہے، مگر غوروفکر سے پڑھنا عربی نہیں معلوم ہے تو صحیح ترجمہ رضویہ کا مطالعہ کرکے غوروفکر کرنا چاہیے، جیساکہ مولانا موصوف نے احسن طریقہ سے رسالہ و"تقدیم "میں مفصل بیان کردیاہے۔

مولاناکے حسن ادب کو ملاحظہ کریں کہ انہوں نے" تقدیم"کے آخر میں اپنے کلمات میں دعانہیں فرمائی، بلکہ اسی اربعین کے انیسویں حدیث کے محدّث ابویعلی احمد بن علی مثنی موصلی تمیمی کی روایت کردہ دعاپر اختتام کیاہے۔

میں مکمل طورپر ہر دَور رسالہ وتقدیم کے شرف مطالعہ سے بہرہ ور ہوا، اپنی کم علمی کا احساس ہے، تاہم مجھے اطمینان ویقین ہے کہ اخی فی الدین فاضل جلیل نے جس حُسنِ اُسلوب سے اس اہم کام کو انجام دیاہے، ان کے لیے یہ سرمایۂ حیات ہے، حضور ﷺ کا ارشادہے:"جو شخص چالیس احادیث میری اُمت تک پہونچائے، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔"

مولِّف موصوف جو سدابہار گل دستہ حدیث رسالہ و"تقدیم"امتِ مسلمہ کو پیش کررہے ہیں، اس سے عوام وخواص مستفید ہوں گے۔

دعاہے کہ مولی تعالی ان کی کدوکاوش کوشرفِ قبول عطافرماکر دارین کی سعادتوں سے مالامال فرمائے، اس نیک کام میں مزید ترقی وتوفیقِ رفیق سے نوازے، آمین، ثم آمین۔

محمد ایوب قادری

۱۶ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ، ۵؍ستمبر ۲۰۲۰ء

بروزیک شنبہ

تاثر گرامی

حضرت مولانا اعجاز احمد نظامی جامعی

استاذ- دارالعلوم اہل سنت حبیب الرضا، دیوریاعلاول، گونڈہ

نحمده ونصلي ونسلم على حبيبه الكريم

اما بعد!"اربعین تدبر قرآن" محب گرامی حضرت علامہ مولانا ابوالفواد توحید احمد علیمی طرابلسی صاحب[استاذ دارالعلوم اہل سنت حبیب الرضا، دیوریاعلاول، گونڈہ، یوپی، انڈیا] کی تصنیف لطیف ہے۔

اللہ جلّ جلالہ نے اپنے بندوں کو دعوت دیا ہے کہ وہ قرآن کریم میں غور وفکر کریں، اس کے معانی ومفاہیم کی گہرائی وگیرائی تک پہونچنے کی حتی المقدور جدوجہد کریں۔

تاکہ حلال وحرام کے مابین خط امتیاز کھینچیں، منہیات سے آشنا ہوں، اور مأمورات سے آگاہ ہوں، اَوامر کا امتثال کرسکیں، اور نواہی سے اجتناب واحتراز کرسکیں، گزشتہ قوموں کے حالات اور حیرت ناک انجام سے درس عبرت حاصل کریں، خوف الٰہی وخشیت ربانی کی دولت سے مالامال ہوں۔

اپنے اعمال کا محاسبہ کرکے رب کے حضور گریہ وزاری کریں، توبہ واستغفار کے ذریعہ اپنی خطاؤں، فروگزاشتوں اور گناہوں کی آلودگی سے پاک وصاف ہوں، اور رب قدیر کی غیر متناہی قدرت کے جلوئوں کا نظارہ کرکے اپنے ایمان وعقیدہ کو استحکام بخشیں۔

موصوف گرامی نے اس کتاب میں "تدبرِ قرآن" کی اہمیت وافادیت کو احادیث کریمہ کی روشنی میں سپردِ قرطاس کیا ہے، اور تدبرِ قرآن کے فوائد کے ساتھ صحابہ کرام (حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر بن خطاب، حضرت تمیم داری، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت جبیر بن مطعم اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین) کے تدبرِ قرآن

کی کیفیت بھی تحریر کیا ہے، اور اُن کے اقوالِ گراں مایہ کو بھی حوالہ قرطاس کیا ہے، جس سے قاری کے دل ودماغ میں سوزو گداز پیدا ہوتا ہے، اور اس کی آنکھیں پُرنم ہوئے بغیر نہیں رہتی ہیں۔

موصوف نے اپنے اس رسالہ کو چار خانوں میں تقسیم کیا ہے:

پہلا خانہ: وہ احادیث جن میں فہم قرآن کی دعا کا ذکر ہے۔

دوسرا خانہ: وہ احادیث جن میں تدبر کا ذکر صراحت کے ساتھ موجود ہے۔

تیسرا خانہ: وہ احادیث جن میں تعلیم و تعلم کا ذکر ہے، جو تدبر کو بھی محیط ہیں۔

چوتھا خانہ: وہ احادیث جن میں عملا تدبر قرآن کا ذکر ہے۔

اس تقسیم سے جہاں رسالہ کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے، وہیں صاحبِ رسالہ کی علمی وفکری وسعت کا بھی سُراغ ملتا ہے، موصوفِ گرامی دارالعلوم اہل سنّت حبیب الرضا کے لائق وفائق استاذ ہیں، دورانِ طالب علمی ہی سے تصنیف وتالیف کا اچھا ذوق رکھتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل موصوف کی اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے، اور ان کے قلم میں مزید روانی عطافرمائے، اورزیادہ سے زیادہ خدمتِ قرآن وحدیث اور خدمتِ دین حنیف کی توفیق رفیق بخشے۔

آمين بجاه حبيبه سيد المرسلين صلى الله تعالى عليه وعلى آله، وصحبه، وحزبه إلى يوم الدين.

دعاگو

عبد عاصی-اعجاز احمد نظامی جامعی غفرلہ القوی

استاذ-دارالعلوم اہل سنت حبیب الرضا، دیوریاعلاول، بگی روڈ، گونڈہ، یوپی، انڈیا

۲۸/ذوالحجہ ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۹/اگست ۲۰۲۰ء

بروز چہار شنبہ مبارکہ

تقدیم

الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ،
وَعَلَى آلِهِ، وَأَصْحَابِهِ، وَأَتْبَاعِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ

أَمَّا بَعْدُ! تدبر کا حکم قرآن کریم میں جابجا موجود ہے، تخلیق انسانی، اونٹ، زمین ،اور آسمان میں تعقل کے تعلق سے مکمل آیتیں نازل کی گئی ہیں،اسی طرح ”تدبر قرآن“ پر بھی چار آیتیں شاہد ہیں، یہ چار آیتیں وہ ہیں، جن میں لفظ ”تدبر“ کا استعمال ہوا ہے، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱)﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾﴾(۱)

ترجمہ: ”کیا وہ لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے ہیں،اور اگر وہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا ضرور اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔“

(۲)﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾﴾(۲)

ترجمہ: ”کیا وہ لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے ہیں،یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔“

(۳)﴿اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾﴾(۳)

ترجمہ: ”کیا انہوں نے وحی میں تدبر نہیں کیا، یا ان لوگوں کے پاس وہ آیا جو ان کے گزرے ہوئے باپ داداؤں کے پاس نہیں آیا تھا۔“

---

(۱) [النساء:٤/ ٨٢]

(۲) [محمد:٤٧ / ٢٤]

(۳) [المؤمنون:٢٣/ ٦٨]

(۴)﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴿۲۹﴾﴾ (۱)

ترجمہ: ”ایک کتاب ہے، ہم نے اسے آپ پر اتارا، برکت والی ہے، تاکہ وہ اس کی آیتوں میں تدبر کریں، اور تاکہ دانش مند نصیحت حاصل کریں۔“

تدبّر کا معنی، تدبّر اور تفکر میں فرق:

لفظ ”تدبّر“ کا لغوی معنی ”غور، اور تأمل“ ہوتا ہے، اسی معنی کو ”تفکر“ بھی بیان کرتا ہے، مگر تدبّر اور تفکر میں بہت ہی لطیف فرق ہے، ابو ہلال عسکری اپنی کتاب ”الفروق اللغویة“ میں لکھتے ہیں:

الفرق بين التدبر والتفكر: أن التدبر تصرف القلب بالنظر في العواقب ،والتفكر تصرف القلب بالنظر في الدلائل. (۲)

ترجمہ: ”تدبر اور تفکر میں فرق: تدبر: انجام کار کو پیش نظر رکھ کر دل کو پھیرنا، اور تفکر: دلائل میں نظر کرکے دل کو پھیرنا۔“

اس نقطہ کو شیخ علی جرجانی نے بھی تحریر کیا ہے، وہ ”تعریفات“ میں لکھتے ہیں:

التدبر: عبارة عن النظر في عواقب الأمور، وهو قريب من التفكر إلا أن التفكر تصرف القلب بالنظر في الدليل، والتدبر تصرفه بالنظر في العواقب.(۳)

(۱) [ص:۳۸/ ۲۹]

(۲) أبوهلال حسن بن عبدالله عسكرى، معجم الفروق اللغوية،إيران، قم، مؤسسة النشر الإسلامي، ۱٤۱۲، ط۱، ص: ۱۲۱.

(۳) على بن محمد بن على جرجانى، التعريفات ،تح:إبراهيم أبيارى، لبنان، بيروت، دار الكتاب العربي، ۱٤۰۵، ط۱، ص:۷٦

تدبرِ قرآن سے کیا مطلوب ہے؟

’’تدبر قرآن‘‘ سے مقصود قرآن کریم میں غور وفکر اور تامل کرنا ہے، اس کے حلال وحرام کو جاننا ہے، اور اس پر عمل پیرا ہونا ہے، ’’تفسیر طبری‘‘ میں ہے: ليتدبَّروا حُجَج الله، التي فيه، وما شرع فيه من شرائعه، فيتعظوا، ويعملوا به۔(۱)

ترجمہ: ’’تاکہ تدبر کریں اللہ کی دلیلوں میں، جو قرآن میں ہے، اور جو کچھ اس میں قانون بیان کیے گئے ہیں، تاکہ عبرت حاصل کریں، اور اس پر عمل پیرا ہوں۔‘‘

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار

تدبرِ قرآن کی تشریعی حیثیت:

تدبرِ قرآن کو مالکی حضرات واجب قرار دیتے ہیں، مشہور مالکی عالم دین امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ’’تفسیر‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’ ودلت هذه الاية، وقوله تعالى: ﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾ على وجوب التدبر في القرآن؛ ليعرف معناه. (۲)

ترجمہ: ’’اور یہ آیت اور اللہ تعالی کا ارشاد ﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾ وجوبِ تدبرِ قرآن پر دلالت کرتی ہیں، تاکہ اس کے معنی پر آگہی ہو سکے۔‘‘

---

(۱) أبو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر آملی طبری، جامع البيان في تأويل القرآن، تح: أحمد محمد شاكر، لبنان، بیروت، مؤسسة الرسالة، ۱٤۲۰ھ ۲۰۰۰ء، ط ۱، ص: ۱۹۰، ج: ۲۱.

(۲) أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح أنصاری خزرجی، شمس الدين قرطبي، الجامع لأحكام القرآن، تح: هشام سمير بخاری، ریاض، سعودیه، دار عالم الكتب، ۱٤۲۳ھ ۲۰۰۳م، ص: ۲۹۰، ج: ۵.

فوائد تدبرِ قرآن:

تدبر قرآن کریم کے بے شمار فوائد ہیں، علمانے افادہ عام کے لیے قرآن وحدیث سے انہیں جمع بھی کیا ہے، ان میں بعض مندرجہ ذیل ہیں:

حکم الٰہی پر عمل:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ تدبر کا حکم دیا ہے، اس بابت سابق میں آیتیں مذکور ہوئیں، علماکرام فرماتے ہیں: ”تدبّر سے چند آیات تلاوت کرنا، اس تلاوت سے زیادہ افضل ہے، جسے بغیر تدبّر کے کیا گیا ہو۔“

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآں

وحدانیتِ الٰہی پر تیقُّن:

خالق کائنات نے اپنی وحدانیت پر انگنت دلیلیں ہر سو پھیلا رکھی ہیں، آیات کریمہ میں تدبر کرنے والا ان پر مطلع ہو جاتا ہے، اور اسے حق کی جانب رہ نمائی میسر ہو جاتی ہے، ارشاد ربانی ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾﴾(۱)

ترجمہ: ”اور جو لوگ ہمارے لیے کوشش کرتے ہیں، تحقیق کہ ہم ضرور انہیں اپنے راستوں پر گامزن کرتے ہیں، اور بے شک ضرور اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

دوسری جگہ ارشاد ہے: ﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾﴾(۲)

---

(۱) [العنکبوت: ۲۹/ ۶۹]

(۲) [النساء: ٤ / ۸۲]

ترجمہ:"کیا وہ لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے ہیں، اور اگر وہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا، ضرور اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔"

زیادتی ایمان:

تدبرِ قرآن سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے، اوراہل ایمان کے چہرے فرحت وانبساط سے منور ہو جاتے ہیں، ارشاد خداوندی ہے:

﴿وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾﴾(۱)

ترجمہ:" اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے، تو ان میں کچھ لوگ ہیں، جو کہتے ہیں: تم میں سے کس کا ایمان اس (سورت) نے زیادہ کیا؟ تو جو لوگ ایمان لائے، اس نے ان کے ایمان کو زیادہ کر دیا، اور وہی لوگ خوش ہوتے ہیں۔"

قرآن کریم کے علاوہ زیادتی ایمان کا تذکرہ آثار صحابہ میں بھی وارد ہوا ہے، حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:" كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِتْيَانٌ حَزَاوِرَةٌ، فَتَعَلَّمْنَا الْإِيمَانَ قَبْلَ أَنْ نَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ، ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَازْدَدْنَا بِهِ إِيمَانًا"(۲)

ترجمہ:"ہم لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اور ہم نوجوان قریب البلوغ تھے، ہم نے قرآنی تعلیم سے قبل ایمان کی تعلیم لی، پھر ہم نے قرآن پڑھا، تو اس سے ہم نے اپنے ایمان میں زیادتی کی۔"

---

(۱) [التوبة:۹/ ۱۲۴]

(۲) أبو عبداللہ محمدبن یزیدقزوینی، سنن ابن ماجة، تح:محمد فوادعبدالباقی، لبنان، بیروت، دارالفکر، ص: ۲۳، ج: ۱، افتتاح الكتاب في الإيمان وفضائل الصحابة والعلم، بَابٌ فِي الإِيمَانِ، حدیث نمبر: ۶۱.

ایمان میں تازگی:

تدبرِ قرآن سے بندہ مومن کے ایمان میں تازگی پیدا ہوتی جاتی ہے، جو اس کے قوتِ ایمانی کو جلا فراہم کرتی ہے، اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۝۲ ﴾(۱)

ترجمہ: ”اور بے شک مومن وہ ہیں، جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے، ان کے قلوب خوف زدہ ہو جاتے ہیں، اور جب ان پر اس کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں، وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں، اور وہ اپنے پالنہار پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔“

دوسری جگہ ارشاد گرامی ہے:

﴿ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝۳۵ ﴾(۲)

ترجمہ: ”وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے ان کے قلوب خوف زدہ ہو جاتے ہیں، اور صبر کرنے والے ہیں، جو انہیں مصیبت لاحق ہوتی ہے اس پر، اور نماز قائم کرنے والے ہیں، اور ہم نے جو رزق عطا کیا، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔“

قلوبِ انسانی پر اثر:

تدبرِ قرآن کا اولین اثر دل پر ہوتا ہے، جب اصلاح قلب کے مرحلہ سے انسان گزر جاتا ہے، اس کے ظاہر کی اصلاح بھی خود بخود ہو جاتی ہے، حدیث شریف میں ہے:

---

(۱) [الانفال:۸/ ۲]

(۲) [الحج:۲۲/ ۳۵]

”أَلَا، وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلَحَتْ، صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ، فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا، وَهِيَ الْقَلْبُ“(۱)

ترجمہ: ”خبردار، بے شک جسم میں ایک لوتھڑا ہے، جب وہ درست رہتا ہے، پورا جسم تندرست رہتا ہے، اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے، پورا جسم خراب ہو جاتا ہے، جان لو، وہ دل ہے۔“

خشیتِ الٰہی:

مُتدبّرِ قرآن کا دل خشیتِ الٰہی سے ہمہ وقت لرزہ بر اندام رہتا ہے، سماعت قرآن کے ساتھ ہی ان کی آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں، قرآن کریم ان کی منظر کشی کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝٨٣﴾(۲)

ترجمہ: ”اور جب وہ سنتے ہیں، جو رسول پر نازل کیا گیا، تم ان کی آنکھوں کو دیکھو گے، وہ اشک سے بہہ پڑی ہیں، جو کچھ انہوں نے حق سے جان لیا اس کی وجہ سے، وہ کہتے ہیں: اے ہمارے پالنہار، ہم ایمان لائے، تو ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔“

سورت حدید میں ہے: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝١٦﴾(۳)

---

(۱) أبو عبداللہ محمد بن إسماعيل جعفی بخاری، الجامع الصحيح المختصر، لبنان، بيروت، دار ابن كثير، ۱٤۰۷ھ-۱۹۸۷م، ط ۳، ص: ۲۸، ج: ۱، كتاب الإيمان، باب فضل من استبرأ لدينه، حديث نمبر: ۵۲.

(۲) [المائدہ: ۵ / ۸۳]

(۳) [الحديد: ۵۷ / ۱٦]

ترجمہ: ”کیا وقت نہیں آیا جو ایمان لائے ان کے لیے کہ ان کے دل اللہ کے ذکر اور جو کچھ حق سے نازل کیا گیا کے لیے نرم ہو جائیں، اور وہ نہ ہوئیں ان کی طرح جن لوگوں کو اس سے پہلے کتاب دی گئی، تو ان پر مدت (حیات) طویل ہو گئی، تو ان کے دل سخت ہو گئے، اور ان میں بہت سے فاسق ہیں۔“

سورت اسراء میں ہے: ﴿قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ﴿۱۰۷﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۩﴿۱۰۹﴾﴾ (۱)

ترجمہ: ”آپ فرما دیجیے، تم لوگ اس پر ایمان لاؤ، یا نہ لاؤ، بے شک جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا، جب ان پر پڑھا جاتا، وہ تھوڑیوں کے بل سجدہ ریز ہو جاتے، اور وہ لوگ کہتے: ہمارے پالنہار کے لیے پاکی ہے، بے شک ہمارے رب کا وعدہ ضرور ہو کر رہے گا، اور وہ لوگ چہرہ سجدہ میں رکھ دیتے ہیں روتے ہوئے، اور یہ ان میں خشوع کو بڑھا دیتا ہے۔“

ان آیات کے علاوہ بھی کئی آیتیں ہیں، جو مبینہ مفہوم کو بیان کرتی ہیں۔

حصولِ سجدہ:

تدبرِ قرآن سے دل وجد میں آجاتا ہے، دل پر رقت طاری ہو جاتی ہے، اور قاری دم بخود ہو کر اپنی جبین کو سجدہ میں رکھ دیتا ہے، اور آنکھیں اپنے پالنہار کی بارگاہ میں اشکوں کے موتیوں کو پیش کرتی نظر آتی ہیں:

﴿اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩﴿۵۸﴾﴾ (۲)

(۱) [الاسراء: ۱۷/ ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹]

(۲) [المریم: ۱۹/ ۵۸]

ترجمہ: ”جب ان پر رحمن کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں، وہ لوگ سجدہ میں گر جاتے ہیں، روتے ہوئے۔“

دوسری جگہ ارشاد ہے: ﴿اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۱۵﴾(۱)

ترجمہ: ”بے شک ہماری آیتوں پر وہ ایمان رکھتے ہیں، جب انہیں اس کی یاد دہانی کرائی جائے، وہ سجدہ میں گر جاتے ہیں، اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں، اور وہ تکبر نہیں کرتے ہیں۔“

تزکیہ نفس:

نفسِ انسانی کا تزکیہ تدبر قرآن میں پنہاں ہے، یہ تصفیہ نفس کے لیے کارگر عمل ہے، اس سے دلوں کی ہر قسم کی گندگی دُور ہو جاتی ہے، چنان چہ پروردگار عالم قرآن کریم میں فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۶۴﴾(۲)

ترجمہ: ”اللہ نے مومنوں پر کرم فرمایا، اس طور پر کہ انہیں میں سے ان میں رسول مبعوث فرمایا، وہ ان پر اللہ کی آیتیں تلاوت کرتے ہیں، اور انہیں صاف ستھرا کرتے ہیں، اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں، اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمرہی میں تھے۔“

امراضِ قلبیہ ونفسیہ سے نجات:

---

(۱) [السجدہ: ۳۲ / ۱۵]

(۲) [آل عمران: ۳/ ۱٦٤]

تدبرِ قرآن کے جہاں بے شمار فوائد ہیں، وہیں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے دل میں موجزن شکوک وشبہات کا ازالہ ہو جاتا ہے، اور دل اطمینان پا جاتا ہے، اس اطمینان قلب کے باعث مُتدبّرِ قرآن قلبی اور نفسانی امراض سے مأمون ہو جاتا ہے، اس بات کا تذکرہ قرآن کریم نے خود فرمایا ہے، قرآنی ارشاد ہے: ﴿يَآأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾﴾(۱)

ترجمہ: ”اے لوگو، تحقیق کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے نصیحت آگئی، اور شفا جو دلوں میں (مرض) ہے، اس کے لیے۔“

دوسری جگہ ارشاد ہے: ﴿وَلَوْ جَعَلْنَٰهُ قُرْءَانًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا۟ لَوْلَا فُصِّلَتْ ءَايَٰتُهُۥٓ ءَا۬عْجَمِىٌّ وَعَرَبِىٌّ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ هُدًى وَشِفَآءٌ﴾(۲)

ترجمہ: ”اور اگر ہم اسے بنا دیتے عجمی قرآن، ضرور وہ لوگ کہتے: اس کی آیتیں صاف صاف کیوں نہیں ہیں، کیسے قرآن عجمی ہے، اور رسول عربی ہیں، آپ فرما دیجیے، وہ جو ایمان لائے ان کے لیے ہدایت ہے، اور شفا ہے۔“

قرآن کریم کے علاوہ حدیث شریف میں بھی اس امر کو بیان کیا گیا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ“(۳)

ترجمہ: ”سب سے بہتر دوا قرآن ہے۔“

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بھی قرآنی شفا پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سماعت فرمائی ہے، اس میں قرآن کریم کے ساتھ شہد کو بھی شفا قرار دیا گیا ہے، حدیث

---

(۱) [یونس: ۱۰/ ۵۷]

(۲) [فصلت: ۴۱/ ۴۴]

(۳) سُنن ابن ماجۃ: ص: ۱۱۵۸، ج: ۲، کتاب الطب، باب الاستشفاء بالقرآن، حدیث نمبر: ۳۵۰۱

شریف کے کلمات یہ ہیں:قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ: الْعَسَلِ، وَالْقُرْآنِ"(۱)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"تم ضرور دو شفا دہندہ شہد اور قرآن کو اپنالو۔"

نیز مریض کے پاس تلاوت قرآن اس کے مرض میں خفت کا سبب ہوتا ہے، حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:كَانَ الْمَرِيْضُ، إِذَا قُرِيَء عِنْدَهُ الْقُرْآنُ، وجدَ لِذَلِكَ خِفَّةً، فَدَخلْتُ عَلَى خَيْمَتِهِ، وَهُوَ مَرِيْضٌ، فَقُلْتُ: إِنِّيْ أَرَاكَ الْيَوْمَ صَالِحًا! فَقَالَ: إِنِّيْ قُرِيء عِنْدِيْ الْقُرْآنُ. (۲)

ترجمہ:"ایک مریض تھا، جب اس کے پاس قرآن پڑھا جاتا، وہ اس سے ہلکا پن محسوس کرتا، میں اس کے خیمہ میں داخل ہوا، اس وقت جب کہ وہ مریض تھا، میں نے اس سے کہا: میں تمہیں آج تن درست دیکھ رہا ہوں!"

اس نے کہا:"بے شک میرے پاس قرآن کی تلاوت کی گئی ہے۔"

خوف خدا سے کپکپاہٹ:

روایتوں میں مذکور ہے کہ جب صحابہ کرام تلاوتِ قرآن کریم کرتے، ان پر خشیتِ الٰہی طاری ہو جاتی، دل موم ہو جاتا، اور جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا۔

تدبرِ قرآن کے اثر پزیری کا یہ عالم صحابہ کے درمیان عام تھا، چنان چہ حضرت عبد اللہ بن عروہ بن زبیر نے اپنی دادی حضرت اسما بنت ابو بکر سے استفسار کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ جب قرآن سماعت کرتے تو ان کی کیفیت کیا ہوتی؟

آپ نے فرمایا:تَدْمَعُ أَعْيُنُهُمْ، وَتَقْشَعِرُّ جُلُودُهُمْ، كَمَا نَعَتَهُمُ اللهُ.

---

(۱) سُنن ابن ماجة: ص: ۱۱٤۲، ج: ۲، كتاب الطب، باب العسل، حديث نمبر: ۳٤٥۲

(۲) أبوزكريا يحيى بن شرف الدين نووى، التبيان في آداب حملة القرآن، شام، دمشق، الوكالة العامة للتوزيع، ۱٤۰۳ھ ۱۹۸۳، ص: ۹٤، فصل فيما يقرأ عند المريض

قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ نَاسًا هَاهُنَا إِذَا سَمِعَ أَحَدُهُمُ الْقُرْآنَ خَرَّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ. قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم. (۱)

ترجمہ: ”ان کی آنکھیں بھر آتیں، اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف میں کہا ہے۔“

حضرت عبد اللہ کہتے ہیں: میں نے کہا: یہاں کچھ لوگ ہیں، جب ان میں سے کوئی قرآن سنتا ہے، غشی کھا کر گر جاتا ہے۔

حضرت اسماء نے کہا: ” میں شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں۔“

نزولِ سکینہ:

نزول سکینہ کا ذکر قرآن وحدیث میں ہے، جب کوئی تدبرِ قرآن کے ساتھ تلاوت قرآن کریم کرتا ہے، خُدائے لم یزل اس کے قلب پر سکینہ کا نزول فرماتا ہے، جس سے اس کے ایمان میں اضافہ بھی ہوتا ہے، ارشاد الٰہی ہے:﴿هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْۤا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ﴾(۲)

ترجمہ: ”وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں پر سکون اتارا، تا کہ ان کا ایمان اور بڑھ جائے۔“

حدیث براء رضی اللہ عنہ میں ہے: ”بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقْرَأُ، وَفَرَسٌ لَهُ مَرْبُوطٌ فِي الدَّارِ، فَجَعَلَ يَنْفِرُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ، فَنَظَرَ، فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، وَجَعَلَ يَنْفِرُ. فَلَمَّا أَصْبَحَ، ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ “(۳)

---

(۱) ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن موسی خراسانی بیھقی، شعب الإیمان، تح: ڈاکٹر عبد العلی عبد الحمید حامد، سعودیہ، ریاض، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع، ۱۴۲۳ھ۲۰۰۳، ط ۱، ص: ۴۱۷، ج: ۳، فصل في البكاء عند قراءة القرآن، حدیث نمبر: ۱۹۰۰

(۲) [فتح: ۴۸/ ۴]

(۳) صحیح البخاری: ص: ۱۸۳۱، ج: ٤، کتاب التفسیر، باب ﴿هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ﴾، حدیث نمبر: ٤٥٥٩

ترجمہ: ”ایک صحابی تلاوت کر رہے تھے، اور ان کا گھوڑا گھر میں بندھا تھا، اس نے بدکنا شروع کر دیا، وہ صحابی نکلے، انہوں نے دیکھا، انہیں کوئی چیز نہ دکھی، اور وہ گھوڑا بدک رہا تھا۔

جب صبح ہوئی، اس واقعہ کا ذکر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا، آپ نے ارشاد فرمایا: ”قرآن کی بدولت سکینہ کا نزول ہوا تھا۔“

اسلاف کا تدبرِ قرآن:

اسلافِ امت کا تدبرِ قرآن میں روشن باب رہا ہے، سیر و تاریخ کی کتابیں ان سے مالا مال ہیں، جنہیں پڑھ کر نسل نو حیرت واستعجاب میں پڑ جاتی ہے، اس کی اہم وجہ ترکِ قرآن ہے، قرآن سے اسلاف نے جو رشتہ استوار کر رکھا تھا، اسے اخلاف باقی نہ رکھ سکے، مادہ پرست دنیا نے انہیں اپنی طرف مائل کر لیا، اور وہ اس کے زیر اثر آ گئے، آج بھی اگر قرآن سے قربت اختیار کی جائے، اس کے الفاظ و معانی پر غور و فکر کیا جائے، اور اس کے احکام کو عملی جامہ پہنایا جائے تو دلوں کے زنگ اتر جائیں گے۔

گر تومی خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

تطویل سے احتراز کرتے ہوئے چند اسلاف کا تذکرہ بطور نصیحت قلم بند کیا جا رہا ہے:

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا تدبرِ قرآن:

تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رقیق القلب تھے، آپ آب دیدہ ہو کر نہایت ہی سوز سے تلاوت قرآن کرتے، اور اس میں تدبر کرتے، آپ کی صاحب زادی اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

” وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً، لاَ يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ، إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ ، فَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ “(۱)

ترجمہ: ”حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بے تحاشا روتے تھے، وہ اپنی آنکھوں کو نہیں سنبھال پاتے، جب وہ تلاوت قرآن کرتے، ان کے اس عمل نے قریش کے مشرک سرداروں کو مضطرب کر دیا۔“

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تدبرِ قرآن:

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتے ہیں: ”تَعَلَّمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللہ عَنْهُ الْبَقَرَةَ فِيْ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَمَّا خَتَمَهَا نَحَرَ جَزُوْرًا ۔“(۲)

ترجمہ: ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سورت بقرہ بارہ سال میں پڑھا، جب اسے مکمل کیا اونٹوں کو نحر کیا۔“

حضرت عبد اللہ بن شداد فرماتے ہیں: سَمِعْتُ نَشِيْجَ عُمَرَ، وَأَنَا فِي آخِرِ الصُّفُوْفِ، يَقْرَأُ : ﴿اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ﴾ [یوسف: ۱۲/۸۶](۳)

ترجمہ: ”میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سسکی سنی، اس وقت میں آخری صف میں تھا، وہ ﴿اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ﴾ [یوسف: ۱۲/ ۸۶] تلاوت کر رہے تھے۔“

---

(۱) صحيح البخارى: ص: ۱۸۱، ج: ۱، حديث نمبر: ٤٦٤

(۲) شعب الإيمان: ص: ٣٤٦، ج: ٣، تعظيم القرآن، فصل في تعلم القرآن، حديث نمبر: ١٨٠٥

(۳) صحيح البخارى: ص: ٢٥٢، ج: ١، كتاب الجماعة والإمامة، باب إذا بكى الإمام في الصلاة

اس واقعہ کو حضرت علقمہ بن وقاص نے بھی بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں: "صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ العِشَاءَ الْآخِرةَ، فَقَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ، فَلَمَّا أَتَى عَلَى ذِكْرِ يُوسُفَ، فَبَكَى، حَتَّى سَمِعْتُ نَشِيْجَهُ، وَإِنِّيْ لَفِي آخِرِ الصَّفِّ"(۱)

ترجمہ: "میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی، آپ نے سورت یوسف کی تلاوت کی، جب آپ حضرت یوسف علیہ السلام کے ذکر پر پہونچے تو رو پڑے، یہاں تک کہ میں نے ان کی سسکی سنی، اور میں سب سے آخری صف میں تھا۔"

صحابی رسول حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا تدبر قرآن:

حضرت مسروق علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ مکہ کے ایک آدمی نے مجھ سے کہا: "هَذَا مَقَامُ أَخِيكَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ ،لَقَدْ رَأَيْتُهُ، قَامَ لَيْلَةً ، حَتَّى أَصْبَحَ ،أَوْ كَرِبَ أَنْ يُصْبِحَ، يَقْرَأُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ -عَزَّ وَجَلَّ-، فَيَرْكَعُ، وَيَسْجُدُ،وَيَبْكِي،﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝٢١﴾[الجاثية: ٤٥/ ٢١]"(۲)

ترجمہ: "یہ تمہارے بھائی تمیم داری کی رہائش گاہ ہے، میں نے انہیں دیکھا وہ ایک شب کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ صبح ہوگئی، یا قریب تھا کہ صبح ہو جائے، وہ اللہ تعالی کی کتاب سے ایک آیت ﴿ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا

---

(۱) شعب الإيمان: ص: ٤١٤،ج: ٣، فصل في البكاء عند قراءة القرآن،حديث نمبر: ١٩٠٠

(۲) أبوالقاسم سليمان بن أحمد بن أيوب طبرانی،المعجم الكبير،تح:حمدی بن عبدالمجيد سلفی، شام، موصل، مكتبة العلوم والحكم ،١٤٠٤ھ١٩٨٣ء، ط ٢، ص: ٥٠ ، ج: ٢، باب التاء، حديث نمبر: ١٢٥٠

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۗ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ تلاوت کرتے، پھر رکوع کرتے، اور سجدہ ریز ہو جاتے، اور روتے۔"

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا تدبر قرآن:

حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے تدبّرِ قرآن کے واقعات بکثرت مذکور ہوئے ہیں، حضرت ابن ابوملیکہ فرماتے ہیں:"سافرت مع ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا من مكة إلى المدينة، وهم يسيرون إليها، وينزلون بالليل ، فكان ابن عباس رضي الله عنه يقوم نصف الليل، فيقرأ القرآن حرفا حرفا ، ثم حكى قراءته: ثم يبكي، حتى تسمع له نشيجاً۔"(۱)

ترجمہ:"میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے ہمراہ مکہ سے مدینہ کا سفر کیا، وہ لوگ دن میں جانب مدینہ سفر کرتے، اور شب میں پڑاؤ کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا آدھی رات کو کھڑے ہو جاتے، وہ قرآن کو حرف حرف پڑھتے،- پھر ابن ملیکہ نے ان کی قراءت کو بیان کیا-، پھر وہ روتے، یہاں تک کہ ان کی سسکی سنائی دیتی۔"

حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے تدبر قرآن کا ایک واقعہ حضرت عقیل بن سمیر ریاحی نے بھی روایت کیا، وہ کہتے ہیں:" شَرِبَ عَبْدُ اللهِ بْنِ عُمَرَ مَاءً بَارِدًا، فَبَكَى، فَاشْتَدَّ بكَاؤُهُ، فَقِيْلَ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: تَذَكَّرْتُ آيَةً فِيْ كِتَابِ اللهِ-عَزَّوَجَلَّ-: ﴿ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ ﴾.[سبا:۳۴/ ۵۴] فَعَرَفْتُ أَنَّ أَهْلَ

(۱) أبو عبد الله محمد بن نصر مروزی، مختصرقيام الليل،پاکستان،فيصل آباد،حديث اکیڈمی،۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ل، ط:۱، ص: ۱۳۱،باب الترتيل في القراءة

النَّارِ لَا يَشْتَهُوْنَ إِلَّا الْمَاءَ الْبَارِدَ، وَقَدْ قَالَ الله -عَزَّ وَجَلَّ-: ﴿اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمْ﴾" [الأعراف: ۷ / ۵۰](۱)

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نے ٹھنڈا پانی نوش فرمایا تو آپ اشک بار ہوگئے، جب ان کے رونے میں شدت آگئی، ان سے عرض کیا گیا: آپ کس وجہ سے اشک بار ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے قرآن کی ایک آیت ﴿وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ﴾ [سبا: ۳۴/ ۵۴] یاد آگئی، میں نے جانا کہ اہل جہنم صرف ٹھنڈے پانی کی خواہش کریں گے، (جیسا کہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمْ﴾ [الأعراف: ۷/ ۵۰]

ترجمہ: ”تھوڑا پانی ہم پر پھینک دو، یا جو تمہیں رزق دیا گیا ہے، اس میں سے کچھ دے دو۔“

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا کا تدبّرِ قرآن:

حضرت اسحاق بن عیسی علیہ الرحمہ کہتے ہیں:

”سَمِعْتُ مَالِكًا يَوْمَ عَابَ الْعَجَلَةَ فِي الْأُمُورِ، ثُمَّ قَالَ: " قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ الْبَقَرَةَ فِيْ ثَمَانِ سِنِيْنَ۔“(۲)

ترجمہ: ”میں نے امام مالک علیہ الرحمہ سے سنا، جس روز انہوں نے معاملات میں عجلت پسندی پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا، آپ نے فرمایا: ”حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نے سورت بقرہ کو آٹھ سال میں پڑھا۔“

---

(۱) شعب الإيمان: ص: ۳۳۸، ج: ۶، تعديد نعم الله عزوجل، ومايجب من شكرها، حديث نمبر: ۴۲۹۴

(۲) شعب الإيمان: ص: ۳۴۷، ج: ۳، تعظيم القرآن، فصل في تعلم القرآن، حديث نمبر: ۱۸۰۳

حضرت امام مالک سے اس روایت کو حضرت ابن بکیر نے بھی کیا ہے، وہ کہتے ہیں:"حدثنا مَالِكٌ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ الله بْنَ عُمَرَ مَكَثَ عَلَى سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثَمَانَ سِنِينَ، يَتعَلَّمُهَا۔"(۱)

ترجمہ:"ہم سے امام مالک نے حدیث بیان کی، ان تک یہ حدیث پہونچی کہ:حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سورت بقرہ کو پڑھنے میں آٹھ سال لگا دیئے۔"

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا تدبرِ قرآن:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:" سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ، فَلَمَّا بَلَغَ هَذِهِ الآيَةَ﴿اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَيۡرِ شَىۡءٍ اَمۡ هُمُ الۡخٰلِقُوۡنَ ۝۳۵ اَمۡ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ‌ۚ بَلْ لَّا يُوۡقِنُوۡنَ ۝۳۶ اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمۡ هُمُ الۡمُصَۜيۡطِرُوۡنَ ۝۳۷﴾ كَادَ قَلْبِي أَنْ يَطِيْرَ۔"

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں سورت طور پڑھتے سنا، جب آپ اس آیت پر پہونچے:﴿اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَيۡرِ شَىۡءٍ اَمۡ هُمُ الۡخٰلِقُوۡنَ ۝۳۵ اَمۡ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ‌ۚ بَلْ لَّا يُوۡقِنُوۡنَ ۝۳۶ اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمۡ هُمُ الۡمُصَۜيۡطِرُوۡنَ ۝۳۷﴾[الطور:۵۲/ ۳۶]

ترجمہ:"کیا وہ بغیر کسی چیز کے پیدا کر دیئے گیے ہیں، یا وہی پیدا کرنے والے ہیں، کیا ان لوگوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، بل کہ وہ یقین نہیں کریں گے،

---

(۱) شعب الإيمان: ص: ۳۴۷، ج: ۳، تعظيم القرآن، فصل في تعلم القرآن، حديث نمبر: ۱۸۰۴

یا ان کے پاس تیرے رب کا خزانہ ہے، یا وہ لوگ اس پر قابض ہیں۔“ ایسا لگا میرا دل پرواز کر جائے گا۔“

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کا تدبر قرآن:

تاریخ جب صحابیات کی زندگی کا جائزہ لیتی ہے، انہیں بھی تدبّرِ قرآن میں صحابہ کرام کے شانہ بشانہ پاتی ہے، حضرت عبادہ بن حمزہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرماتے ہیں: ”دَخَلْتُ عَلَى أَسْمَاء رَضِيَ الله عَنْهَا، وَهِيْ تَقْرَأُ ﴿فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ [الطور:۵۲/ ۲۷]

فَوَقَفْتُ عِنْدَهَا، فَجَعَلَتْ تُعِيْدُهَا، وَتَدْعُو، فَطَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ، فَذَهَبْتُ إِلَى السُّوْقِ، فَقَضَيْتُ حَاجَتِيْ، ثُمَّ رَجَعْتُ، وَهِيْ تُعِيْدُهَا، وَتَدْعُو“(۱)

ترجمہ: ”میں حضرت اسماء کے یہاں آیا، وہ ﴿فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ [طور:۵۲/۲۷] کی تلاوت کر رہی تھیں۔

میں ان کے پاس کھڑا رہا، وہ اس آیت کا اعادہ کرتیں، اور دعا کرتیں، یہ عمل طول پکڑ گیا تو میں بازار کی جانب چلا گیا، اپنی ضرورت کو پورا کیا، پھر واپس آیا، وہ ابھی تک اسی آیت کو دہرا رہی تھیں، اور دعا مانگ رہی تھیں۔“

ایک خاتون کا تدبّرِ قرآن:

تدبّرِ قرآن فقط صحابیات سے متعلق نہ تھا، بل کہ خیر القرون کی دیگر خواتین بھی اس کا اہتمام کیا کرتی تھیں، اولاد ابن ابی لیلی میں سے ایک فرد کا بیان ہے:

---

(۱) التبيان في آداب حملة القرآن: ص: ٤٤، ٤٥

دَخَلَتْ عَلَيَّ امرَأَةٌ، وَأَنَا أَقْرَأُ سوْرَةَ هُوْدٍ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، هَكَذَا تقْرَأُ سوْرَةَ هُوْدٍ! وَالله، إِنِّي فِيْهَا مُنْذُ سِتَّةِ أَشْهرٍ، وَمَا فَرَغْتُ مِنْ قرَاءتِهَا.(۱)

ترجمہ:''میرے پاس ایک خاتون آئیں، اس وقت میں سورت ہود تلاوت کر رہا تھا، انہوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمن، تم اس طرح سورت ہود کی تلاوت کرتے ہو! بخدا، میں اس کی چھ ماہ سے تلاوت کر رہی ہوں، اور میں اس کی قرات سے فراغت حاصل نہ کر سکی۔''

اسلاف کے اقوال:

اسلاف نے قرآن کریم کو اپنایا، اس میں غورو فکر کیا، اسے اپنی عملی زندگی میں بھی نافذ کیا، نتیجۃ اس کے ثمرات سے مستفید ہوئے، چہار دانگ عالم میں ان کے علمی، روحانی اور حکمرانی کا سکہ چلا۔

اس پُر فتن دور میں قرآن کی طرف رجوع کی اشد حاجت ہے، یہ رجوع انفرادی اور اجتماعی دونوں سطح پر ہو، تاکہ عظمت رفتہ کا حصول دوبارہ ہو سکے۔

الحاصل چند اکابرین امت کے اقوال ہدیہ قارئین ہیں:

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان عالی شان:

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ألا أخبركم بالفقيه، حق الفقيه الذي لا يقنط الناس من رحمة الله، ولا يرخص للمرء في معاصي

---

(۱) شعب الإيمان: ص: ۴۰۸، ج: ۳، تعظيم القرآن، حديث نمبر: ۱۸۸۷.

الله، ولا يدع القرآن رغبه إلى غيره.إنه لا خير في عبادة لا علم فيها، ولا خير في علم لا فقه فيه، ولا خير في قراءة، لا تدبر معها.(۱)

ترجمہ:"کیا میں تمہیں فقیہ کے بارے میں نہ بتاؤں،فقیہ پر ضروری ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی رحمت سے ناامید نہ کرے،اور معاصیت الٰہی کی کسی کو اجازت نہ دے، قرآن کو دوسری چیز کی طرف رغبت کی وجہ سے نہ چھوڑے۔

اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں،(اگر)اس میں کوئی علم نہ ہو، اورنہ اس علم میں کوئی خیر ہے،(اگر)اس میں کوئی زیرکی نہ ہو، اورنہ اس قراءت میں کوئی خیر ہے،(اگر)اس کے ساتھ تدبر نہ ہو۔"

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا فرمان عالی شان:

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں:لَا تَهُذُّوا الْقُرْآنَ كَهَذِّ الشِّعْرِ، وَلاَ تَنْثُرُوهُ نَثْرَ الدَّقَلِ، وَقِفُوا عِنْدَ عَجَائِبِهِ، وَحَرِّكُوا بِهِ الْقُلُوبَ.(۲)

ترجمہ:"قرآن کو شعر کی طرح تیزی سے نہ پڑھو،اور نہ قرآن کوردی کھجور کی طرح بکھیرو،اس کے عجائبات پر ٹھہرو،اوراس کے ذریعہ اپنے دلوں کو گرمائو۔"

حضرت ابو حمزہ کہتے ہیں: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ:" إِنِّي سَرِيْعُ الْقِرَاءَةِ، إِنِّيْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِيْ ثَلَاثٍ-

(۱) أبوخيثمه زهير بن حرب نسائی، کتاب العلم، تح: محمد ناصر الدين البانی، لبنان، بيروت، المكتب الإسلامي، ص: ۳۳،ج: ۱، حديث نمبر: ۱۴۳

(۲) أبو بكر عبدالله بن محمد بن أبي شيبة كوفى،المصنف في الأحاديث والآثار،تح: كمال يوسف حوت، سعوديه، رياض، مكتبة الرشد، ۱۴۰۹ھ، ط ۱، ص: ۲۵۶،ج: ۲، حديث نمبر: ۸۷۳۳

قَالَ: لَأَنْ أَقْرَأَ الْبَقَرَةَ فِيْ لَيْلَةٍ؛ فَأَتَدَبَّرُهَا، وَأُرَتِّلُهَا، أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَهَا كَمَا تَقْرَأُ۔(۱)

ترجمہ:”میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سے عرض کیا: بے شک میں تلاوت کرنے میں تیز رفتار ہوں، میں تین دن میں قرآن پڑھ لیتا ہوں۔“

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نے فرمایا:”میں سورت بقرہ شب میں پڑھوں، پھر میں اس میں تدبر کروں، اور اسے ترتیل سے پڑھوں، میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، کہ اسے میں تمہارے پڑھنے کی طرح پڑھوں۔“

حضرت محمد بن کعب قرظی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کا فرمانِ عالی شان:

حضرت محمد بن کعب قرظی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کہتے ہیں:” لَأَنْ أَقْرَأَ:﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ﴾، وَ﴿اَلْقَارِعَةُ﴾ لَيْلَةً أُرَدِّدُهُمَا، وَأَتَفَكَّرُ فِيهِمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَبِيْتَ أَهُذُّ الْقُرْآنَ. (۲)

ترجمہ:”میں پوری شب ﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ﴾، اور ﴿اَلْقَارِعَةُ﴾ کی تلاوت پے در پے کرتا رہوں، اور ان دونوں سورتوں میں تفکر کرتا رہوں، میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، اس سے کہ میں پوری شب بغیر تفکر کے قرآن پڑھوں۔“

(۱) أبو بكر أحمد بن حسين بن على بن موسى بيهقى، سنن البيهقي الكبرى، تح: محمد عبدالقادر عطا، سعوديه، مكه، ۱٤۱٤ھ ۱۹۹٤ء، ص: ۳۹٦، ج: ۲، كتاب الحيض، حديث نمبر: ۳۸٦٦

(۲) مصنّف ابن أبى شيبه: ص: ۱٤۱، ج: ٦، كتاب الصلاة، في قراءة القرآن، حديث نمبر: ۳۰۱٦۰

حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ کا فرمانِ عالی شان:

حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، تَخْرُبُ صُدُوْرُهُمْ مِنَ الْقُرْآنِ، وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُ حَلَاوَةً، وَلَا لَذَاذَةً، إِنْ قَصَّرُوا عَمَّا أُمِرُوا بِهِ؛ قَالُوا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾[الممتحنة: ٦٠/ ١٢](١)

وَإِنْ عَمِلُوا بِمَا نُهُوا عَنْهُ؛ قَالُوا: سَيُغْفَرُ لَنَا، إِنَّا لَمْ نُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا،أَمْرُهُمْ كُلُّهُ طَمَعٌ، لَيْسَ مَعَهُ صِدْقٌ، يَلْبِسُوْنَ جُلُوْدَ الضَّأْنِ عَلَى قُلُوْبِ الذِّئَابِ، أَفْضَلُهُمْ فِيْ دِيْنِهِ الْمُدَاهِنُ. (٢)

ترجمہ: ”لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا، ان کے قلوب قرآن سے ویران ہوں گے، وہ اس کی حلاوت نہیں پائیں گے، اور نہ ہی اس کی لذت، اگر وہ اس میں تقصیر کریں گے، جس کا انہیں حکم دیا گیا ہے، وہ کہیں گے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾[الممتحنة: ٦٠/ ١٢]

”بے شک اللہ بہت زیادہ پردہ پوشی فرمانے والا رحیم ہے۔“

اور اگر وہ اس پر عمل کریں گے، جس سے انہیں منع کیا گیا ہے، وہ کہیں گے: ہم بخش دیئے جائیں گے، بے شک ہم نے شرک باللہ نہیں کیا ہے، ان کا سارا معاملہ

---

(١) مصنَّف ابن أبي شيبة: ص: ١٤١، ج: ٦، كتاب الصلاة، في قراءة القرآن، حديث نمبر: ٣٠١٦٠

(٢) أبو عبد الله أحمد بن حنبل، الزهد، تح: محمد أحمد عيسى، مصر، قاهره، دار الغد الجديد، ١٤٢٦ھ/ ٢٠٠٥ء، ط ١، ص: ٣٠٧، أخبار أبي العالية، حديث نمبر: ١٧٤١.

لالچ ہو گا، اس کے ساتھ سچائی نہ ہو گی، وہ بھیڑ کی شکل میں بھیڑیئے ہوں گے، ان کا سب سے افضل آدمی اپنے دین میں فریب کار ہو گا۔"

حضرت سہل بن عبد اللہ تستری علیہ الرحمہ کا فرمان عالی شان:

حضرت سہل بن عبد اللہ تستری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"لو أعطي العبد بكل حرف من القرآن ألف فهم، لم يبلغ نهاية ما أودع الله في آية من كتابه؛ لأنه كلام الله، وكلامه صفته، وكما أنه ليس لله نهاية، فكذلك لا نهاية لفهم كلامه ، وإنما يفهم كل بمقدار ما يفتح الله على قلبه، وكلام الله غير مخلوق، ولا يبلغ إلى نهاية فهمه فهوم محدثة مخلوقة۔"

ترجمہ: " اگر بندے کو قرآن کے ہر حرف پر ایک ہزار سمجھ عطا کر دی جائے، وہ اس کی انتہا تک نہیں پہونچ سکتا، جسے اللہ نے آیت قرآن میں ودیعت فرما رکھا ہے، اس لیے کہ وہ کلام اللہ ہے، اس کا کلام اس کی صفت ہے، اور جیسے اللہ کے لیے انتہا نہیں ہے، اسی طرح اس کے کلام کی فہم کے لیے کوئی انتہا نہیں، ہر ایک اتنی مقدار میں سمجھتا ہے، جو اللہ اس کے دل پر آشکارا فرما دیتا ہے، اللہ کا کلام مخلوق نہیں ہے، اور اس کے فہم کی انتہا کو نوپید فہمی نہیں پہونچ سکتی ہیں۔"

کچھ اس رسالہ کے بارے میں:

اس رسالہ میں مدوّن احادیث نبویہ ﷺ کی تعداد چالیس ہے، جنہیں چار خانوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے:

پہلا خانہ: وہ احادیث جن میں فہم قرآن کی دعا کا ذکر ہے۔

دوسرا خانہ: وہ احادیث جن میں تدبّر کا ذکر صراحت کے ساتھ موجود ہے۔

تیسرا خانہ: وہ احادیث جن میں تعلیم و تعلّم کا ذکر ہے، جو تدبر کو بھی محیط ہیں۔

چوتھا خانہ: وہ احادیث جن میں عملاً تدبّر قرآن کا ذکر ہے۔

رسالہ میں موجود قرآنی آیات اوراحادیث نبویہ کو اعراب سے مزین کیا گیاہے، اسی طرح سورت کے تعیین کے ساتھ آیت کی گنتی بھی لکھ دی گئی ہے، جب کہ احادیث کی تخریج میں عصری قواعد کو پیش نظر رکھا گیاہے۔

حرف آخر:

تدبّرِ قرآن کی اہمیت وافادیت ہر دور میں مسلم رہی ہے، اور تاقیامت رہے گی، اللہ تعالی نے اس میں بے شمار فوائد کو ودیعت فرما رکھا ہے، جس کے حصول کے لیے ہر دور میں سعی کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

جس طرح تدبّرِ قرآن کی بڑی فضیلت ہے، اور اس کی اہمیت کی عقدہ کشائی کی گئی ہے، اسی طرح اس کے ترک پر قرآن وحدیث میں وعید یں بھی منقول ہیں، قرآن کریم ارشاد فرماتاہے:

﴿ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝۲۴ ﴾(۱)

ترجمہ: ”کیا وہ لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے ہیں، یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔“

ایک دوسری جگہ اس وعید کو اس طرح بیان کیا گیاہے:

---

(۱) [محمد: ٤٧/ ٢٤]

﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۝۳۰﴾ (۱)

ترجمہ: ”اور رسول کہیں گے: اے میرے رب، میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا۔“

قرآن کریم سے دوری کے نتائج بہت ہی خوف ناک ہیں، موجودہ دور میں ترکِ قرآن کے باعث اقوام عالم ہم پہ چڑھ آئی ہیں، اور ہم مذہبی، سیاسی، اور معاشرتی زوال کے شکار ہو گئے ہیں۔

وہ معزز تھے زمانہ میں صاحبِ قرآں ہو کر
ہم خار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

اللَّهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَنُوْرَ صَدْرِيْ، وَجِلَاءَ حُزْنِيْ، وَذَهَابَ هَمِّيْ، إِلَّا أَذْهَبَ اللهُ هَمَّهُ، وَحُزْنَهُ، وَأَبْدَلَهُ مَكَانَهُ فَرَجًا. (۲)

ابو الفواد توحید احمد طرابلسی
جمداشاہی، ضلع بستی، یوپی

---

(۱) [الفرقان: ۲۵/ ۳۰]

(۲) أبو يعلى أحمد بن على بن مثنى تميمى، مسندأبى يعلى، تح: حسين سليم أسد، شام، دمشق، دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ، ۱۹۸۴ء، ط ۱، ص: ۱۹۸، ج: ۹، مسند عبد الله بن مسعود رضى الله عنه، حديث نمبر: ۵۲۹۷

اربعین تدبر قرآن

حدیث-[۱]

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ -رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا- عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: ''كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ''(۱)

ترجمہ: حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے خُلق کے بارے میں دریافت کیا؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''ان کا خُلق قرآن تھا۔''

حدیث-[۲]

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ''يَقُوْلُ الرَّبُّ -عَزَّ وَجَلَّ-: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ، وَذِكْرِيْ عَنْ مَسْأَلَتِيْ، أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِيْنَ، وَفَضْلُ كَلَامِ اللهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ؛ كَفَضْلِ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ''(۲)

---

(۱) أبو عبداللہ محمدبن إبراهيم بن إسماعيل جعفی بخاری، خلق أفعال العباد، تح: ڈاکٹر عبد الرحمن عميره،سعوديه، رياض،دار المعارف، ۱۳۹۸ھ-۱۹۷۸، ص: ۸۷،ج: ۱، الرد على الجهمية،وأصحاب التعطيل، حديث نمبر: ۲۷۲

(۲) أبو عيسى محمد بن عيسى ترمذی سلمی،سُنَن الترمذی،تح: أحمد محمد شاكر،لبنان، بيروت، دار إحياء التراث العربي،ص: ۱۸۴، ج: ۵، كتاب فضائل القرآن عن رسول الله -صلى الله عليه وسلم-، باب ما جاء كيف كان قراءة النبي -صلى الله عليه وسلم-،حديث نمبر: ۲۹۲۶، امام ترمذی فرماتے ہیں:'' یہ حدیث حسن غریب ہے۔''

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے: جس شخص کو قرآن اور میرا ذکر مشغول کر دے، وہ مجھ سے کچھ مانگ نہ سکے، میں اسے مانگنے والوں سے زیادہ بہتر عطا کرتا ہوں، اور کلام الٰہی کی فضیلت سارے کلام پر اللہ کی اپنے مخلوق پر فضیلت کی طرح ہے۔"

حدیث-[۳]

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: '' إِنَّ الله -عَزَّ وَجَلَّ- يُحِبُّ الصُّمْتَ عِنْدَ ثَلَاثَ: - عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ -- وَعِنْدَ الزَّحْفِ.- وَعِنْدَ الْجِنَازَةِ.(۱)

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " بے شک اللہ عزّوجلّ تین جگہ خاموشی کو محبوب رکھتا ہے:
(۱) تلاوت قرآن کے وقت؛ (۲) لشکر کشی کے وقت؛ (۳) اور جنازہ کے پاس۔"

حدیث-[۴]

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا قَامَ

---

(۱) المعجم الكبير: ص: ۲۱۳، ج: ۵، باب الزاي، زيد بن أرقم الأنصاري، يكنى: أبا عامر. و يقال: أبو أنيسة. و يقال: أبو سعد، حديث نمبر: ۵۱۳۰

أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ، فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ؛ فَلْيَضْطَجِعْ. (۱)

ترجمہ: حضرت ہمام بن منبہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم سے اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے چند حدیثوں کو ذکر کیا، اسی میں سے ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شب میں کھڑا ہو، اس کی زبان پر قرآن دشوار ہو جائے، وہ نا سمجھ سکے کیا کہہ رہا ہے، اسے چاہیے کہ وہ لیٹ جائے۔“

حدیث-[۵]

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ الله، هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ الَّذِي نَحْنُ فِيهِ مِنْ شَرٍّ نَحْذَرُهُ؟ قَالَ: ”يَا حُذَيْفَةُ، عَلَيْكَ بِكِتَابِ الله، فَتَعَلَّمْهُ، وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ خَيْرًا لَكَ. (۲)

ترجمہ: ”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد جس میں ہم ہیں، شر (بھی) ہے، ہم اس سے ڈریں؟

---

(۱) أبو الحسين مسلم بن حجاج قشيرى نيشاپورى، صحيح مسلم ،تح: محمد فؤاد عبد الباقى، لبنان، بيروت، دار إحياء التراث العربي، ص: ۵۴۳، ج: ۱، كِتَاب صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا،حديث نمبر: ۷۸۷

(۲) أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد تميمى بستى،صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، تح: شعيب أرنؤوط، لبنان، بيروت،مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۴ھ،۱۹۹۳، ط ۲، ص:۳۲۳، ج: ۱، كتاب العلم،حديث نمبر: ۱۱۷

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اے حذیفہ، تم کتاب اللہ کو لازم کرلو، اس کو سیکھو، اور جو کچھ اس میں ہے، اس کی پیروی کرو، تمہارے لیے بہتر ہے۔“

حدیث-[۶]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ''ضَمَّنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ''اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ.(۱)

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا، اور دعا کی: اے اللہ، اسے کتاب کا علم عطا فرما۔“

حدیث-[۷]

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ، وَعَلَّمَهُ.(۲)

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم میں سب سے بہتر وہ ہے، جو قرآن سیکھے، اور اسے سیکھائے۔

حدیث-[۸]

عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ''إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللهِ، فَتَعَلَّمُوا مِنْ مَأْدُبَتِهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ.إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ هُوَ حَبْلُ

---

(۱) صحیح البخاری: ص: ۲۶۵۳، ج: ٦، کتاب العلم، حدیث نمبر: ٦٨٤٢

(۲) صحیح البخاری: ص: ۱۹۱۹، ج: ٤، کتاب فضائل القرآن، حدیث نمبر: ٤٧٤٠

اللهِ، وَالنُّوْرُ الْمُبِيْنُ، وَالشِّفَاءُ النَّافِعُ، عِصْمَةُ مَنْ تَمَسَّكَ بِهِ، وَنَجَاةُ مَنْ تَبِعَهُ. وَلَا يَعْوَجُّ، فَيُقَوَّمُ، وَلَا يَزِيْغُ، فَيُسْتَعْتَبُ، وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ، وَلَا يَخْلَقُ مِنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ، فَاتْلُوْهُ، فَإِنَّ اللهَ يَأْجُرُكُمْ عَلَى تِلَاوَتِهِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، أَمَا إِنِّيْ لَا أَقُوْلُ: ﴿الم﴾ [البقرة:۳/۱] حَرْفٌ'' زَادَ ابْنُ بِشْرَانَ فِيْ رِوَايَتِهِ: وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ، وَمِيْمٌ حَرْفٌ، ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً. (۱)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک یہ قرآن اللہ کا دستر خوان ہے، تم لوگ اس سے جو سیکھ سکتے ہو سیکھ لو۔

بے شک یہ قرآن اللہ کی رسی ہے، روشن نور ہے، نفع بخش شفا ہے، پناہ گاہ ہے، جو اسے مضبوطی سے پکڑ لے، اور نجات ہے، جو اس کی اتباع کرے۔

وہ ٹیڑھا نہیں ہوتا کہ اسے سیدھا کیا جائے، نہ اس کے بیان حق میں کجی آتی ہے کہ اس پر معذرت کی جائے، اس کے عجائب ختم نہ ہوں گے، اور نہ کثرت سے پڑھنے سے پرانا ہو گا، تم لوگ اس کی تلاوت کرو، بے شک اللہ اس کی تلاوت پر تمہیں ہر حرف پر دس نیکیوں کا اجر دے گا، جان لو، میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے۔''

ابن بشران نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے: ''لیکن الف حرف ہے، لام حرف ہے، اور میم حرف ہے، تیس نیکیاں ہیں۔''

حدیث-[۹]

---

(۱) شعب الإيمان: ص: ۳۳۵، حديث نمبر: ۱۷۸۶.

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهﷺ:الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قرآن کا ماہر معزز مقرب فرشتوں کے ساتھ ہو گا، اور جو قرآن کی تلاوت کرے، اور اس میں اٹکے، وہ اٹکنا اس پر شاق ہو، اس کے لیے دو گنا ثواب ہے۔"

حدیث-[۱۰]

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: لَقَدْ عِشْنَا بُرْهَةً مِنْ دَهْرِنَا، وَأَحَدُنَا يُؤْتَى الْإِيْمَانَ قَبْلَ الْقُرْآنِ، وَتَنْزِلُ السُّورَةُ عَلَى مُحَمَّدٍﷺ، فَيَتَعَلَّمُ حَلَالَهَا، وَحَرَامَهَا، وَآمِرَهَا، وَزَاجِرَهَا، وَمَا يَنْبَغِي أَنْ يَقِفَ عِنْدَهُ مِنْهَا، كَمَا تَعَلَّمُوْنَ أَنْتُمُ الْيَوْمَ الْقُرْآنَ.

ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُ الْيَوْمَ رِجَالًا، يُؤْتَى أَحَدُهُمُ الْقُرْآنَ قَبْلَ الْإِيْمَانِ، فَيَقْرَأُ مَا بَيْنَ فَاتِحَتِهِ إِلَى خَاتِمَتِهِ، مَا يَدْرِيْ مَا آمِرُهُ، وَلَا زَاجِرُهُ، وَلَا مَا يَنْبَغِي أَنْ يَقِفَ عِنْدَهُ مِنْهُ، فَيَنْثُرُهُ نَثْرَ الدَّقَلِ. (۲)

ترجمہ: حضرت قاسم بن عون سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرماتے ہیں: "ہم نے اپنی زندگی کا ایک ایسا زمانہ گزارا ہے، جس میں ہم میں سے ایک (حصول) قرآن سے پہلے ایمان لے آتا، رسول

(۱) صحیح مسلم: ص: ۵۴۹، ج: ۱، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، حدیث نمبر: ۷۹۸

(۲) سنن البيهقي الكبرى: ص: ۱۲۹، ج: ۳، كتاب الصلاة، حدیث نمبر: ۶۰۷۳

اللہ ﷺ پر کوئی سورت نازل ہوتی، تو وہ اس کے حلال، حرام، حکم اور زجر کی تعلیم حاصل کرتا، اور ان مقامات کی جہاں ٹھہرنا ضروری ہے، جس طرح تم لوگ آج قرآن کی تعلیم حاصل کرتے ہو۔

پھر میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا، جو ایمان سے پہلے قرآن پڑھتے ہیں، وہ سورت فاتحہ سے ختم قرآن تک پڑھ لیتے ہیں، مگر وہ نہیں جان پاتے ہیں کہ اس کا حکم کیا ہے، اور نہ ہی اس کے زجر کو، اور نہ ہی اس کے ان مقامات کو جہاں ٹھہرنا ضروری ہے، وہ اسے ردی کھجور کی طرح پھیلا دیتے ہیں۔"

حدیث-[۱۱]

عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْ كَانَ يُقْرِئُنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُمْ كَانُوا يَقْتَرِئُونَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَشْرَ آيَاتٍ، فَلَا يَأْخُذُوْنَ فِي الْعَشْرِ الْأُخْرَى، حَتَّى يَعْلَمُوا مَا فِيْ هَذِهِ مِنْ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ، قَالُوا: فَعَلِمْنَا الْعِلْمَ، وَالْعَمَلَ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو عبد الرحمن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم سے صحابی رسول نے حدیث بیان کی، جو ہمیں قرآن پڑھاتے تھے، بے شک صحابہ کرام رسول اکرم ﷺ سے دس آیتیں پڑھتے تھے، وہ اگلی دس آیتیں نہیں پڑھتے، یہاں تک کہ وہ جان لیتے جو کچھ ان آیتوں میں علم اور عمل میں سے ہوتا، صحابہ کہتے ہیں:

"تو ہم نے علم اور عمل دونوں کو (ایک ساتھ) سیکھا۔"

حدیث-[۱۲]

(۱) أبو عبدالله أحمد بن حنبل شيبانی، مسند أحمد، مصر، قاهره، مؤسسة قرطبة، ص: ۴۱۰، ج: ۵، حدیث نمبر: ۲۳۵۲۹

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ، مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ أَخِيْهِ.

وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللهِ، يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ، وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ، لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. (١)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے مومن سے دنیا کی کسی مصیبت کو دور کیا، اللہ تعالی اس سے روز قیامت کسی نہ کسی مصیبت کو دور فرمادے گا، اور جو کسی تنگ دست پر آسانی لادے، اللہ تعالی دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا۔

اور جس نے مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، اور اللہ بندہ کی اعانت میں ہوتا ہے، جب تک بندہ اپنے بھائی کی اعانت کرتا ہے۔

---

(١) صحیح مسلم: ص: ٢٠٧٤، ج: ٤، کتاب الذکر، والدعاء، حدیث نمبر: ٢٦٩٩

اور جو کسی راستہ پر حصول علم کے لیے چلا، اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے، جو لوگ اللہ کے کسی گھر میں جمع ہوتے ہیں، کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، اور اسے ایک دوسرے کو پڑھاتے ہیں، ان پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے، اور انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے، اور انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں، اور ان کا ذکر اللہ کرتا ہے، اس کے درمیان جو اس کے پاس موجود ہیں، اور جس شخص کو اس کا عمل پیچھے کر دے، اسے اس کا نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔"

حدیث-[۱۳]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ''كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.(۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے، اور آپ رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کرتے تھے، جب آپ سے حضرت جبرئیل علیہ السلام ملاقات کرنے آتے، وہ رمضان کی ہر شب ملاقات کرتے، پھر مدارسہ قرآن کرتے، اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیز آندھی سے بھی زیادہ سخاوت کرنے والے ہوتے۔"

حدیث-[۱۴]

(۱) صحیح البخاری: ص: ٦، ج: ١، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ حديث نمبر: ٦

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: ''جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالُوا: أَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا، يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ، وَالسُّنَّةَ.فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُمُ "الْقُرَّاءُ"، فِيْهِمْ خَالِيْ حَرَامٌ، يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، وَ يَتَدَارَ سُوْنَ بِاللَّيْلِ، يَتَعَلَّمُوْنَ، وَ كَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِيئُوْنَ بِالْمَاءِ، فَيَضَعُوْنَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَحْتَطِبُوْنَ، فَيَبِيْعُوْنَهُ، وَيَشْتَرُوْنَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَاءِ.فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ، فَعَرَضُوا لَهُمْ، فَقَتَلُوْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ.فَقَالُوا: اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا، أَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ، فَرَضِيْنَا عَنْكَ، وَرَضِيْتَ عَنَّا-قَالَ: وَأَتَى رَجُلٌ حَرَامًا؛ خَالَ أَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ، فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتَّى أَنْفَذَهُ، فَقَالَ حَرَامٌ: فُزْتُ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ-فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: ''إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا، وَ إِنَّهُمْ قَالُوا: اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا، أَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ، فَرَضِيْنَا عَنْكَ، وَرَضِيْتَ عَنَّا۔'' (۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: وہ کہتے ہیں: چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، انہوں نے عرض کیا: آپ ہمارے ساتھ چند لوگوں کو بھیج دیں، وہ ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں۔ آپ نے ان کے ساتھ انصار سے ستر لوگوں کو بھیج دیا، انہیں ''قراء'' کہا جاتا تھا، ان میں میرے ماموں حرام تھے، وہ لوگ قرآن پڑھتے، شب میں ایک دوسرے کو پڑھاتے، اور تعلیم حاصل کرتے، دن میں

(۱) صحیح مسلم:ص: ۱۵۱۱،ج:۳، کتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد،حدیث نمبر: ٦٧٧

پانی لاتے، پھر اسے مسجد میں رکھ دیتے، لکڑیاں چنتے، پھر اسے فروخت کر دیتے، اور اس سے اہلِ صفہ اور فقراء کے لیے کھانا خریدتے۔

رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو ان کے ساتھ بھیج دیا، ان لوگوں نے ان کے ساتھ بدعہدی کی، انہیں منزل پر پہونچنے سے قبل شہید کر دیا۔ قراء نے (شہادت سے پہلے) دعا کی: ”اے اللہ، ہماری طرف سے ہمارے نبی کو پیغام پہونچادے، بے شک ہم تجھ سے جا ملے ہیں، ہم تجھ سے راضی ہیں، اور تو ہم سے راضی ہے۔“

راوی کہتے ہیں: ”ایک آدمی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماموں حرام کے پاس پیچھے سے آیا، اس نے نیزہ سے وار کیا، یہاں تک کہ اس نے اس نیزہ کو پار کر دیا، حضرت حرام نے کہا: ”رب کعبہ کی قسم، میں کامیاب ہو گیا۔“

رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا: ” بے شک تمہارے بھائی شہید کر دیئے گئے ہیں، انہوں نے پیغام بھیجا ہے: اے اللہ، ہماری طرف سے ہمارے نبی کو پہونچادے، بے شک ہم تجھ سے مل گئے ہیں، ہم تجھ سے راضی ہیں، اور تو ہم سے راضی ہے۔“

حدیث-[۱۵]

عَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ، لَا تَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ، وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَفْشُوْهُ، وَتَغَنَّوْهُ، وَتَدَبَّرُوا مَا فِيْهِ، لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ، وَلَا تَعْجَلُوا تِلَاوَتَهُ، فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا۔(۱)

(۱) شعب الإيمان: ص:۳۸۶،ج:۳،تعظيم القرآن، فصل في إدمان تلاوة القرآن، حديث نمبر: ۱۸۵۲

ترجمہ: ”حضرت عبیدہ ملیکی سے روایت ہے، اور وہ صحابی ہیں، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اے قرآن والو، تم لوگ قرآن کو تکیہ نہ بناؤ، شب وروز اس کی تلاوت کرو، جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے، اسے پھیلاؤ، اسے خوش آوازی سے پڑھو، اور جو کچھ اس میں ہے، اس میں تدبر کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ، اور اس کی تلاوت میں عجلت نہ کرو، بے شک اس پر ثواب ہے۔“

حدیث-[۱۶]

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ الله ﷺ عَامَ تَبُوْكَ خَطَبَ النَّاسَ، وَهُوَ مُسْنِدٌ، ظَهْرَهُ إِلَى نَخْلَةٍ، فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ، وَشَرِّ النَّاسِ؟ إِنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ رَجُلًا، عَمِلَ فِي سَبِيْلِ الله عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ، أَوْ عَلَى ظَهْرِ بَعِيْرِهِ، أَوْ عَلَى قَدَمَيْهِ، حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ، وَإِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلًا فَاجِرًا جَرِيْئًا، يَقْرَأُ كِتَابَ الله، لَا يَرْعَوِي إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے تبوک کے سال لوگوں سے خطاب فرمایا، اس حال میں کہ آپ اپنی پشت کو کھجور کے درخت سے لگائے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: ”کیا میں تم لوگوں کو سب سے اچھے اور سب سے برے آدمی کے بارے میں نہ بتادوں؟ بے شک لوگوں میں سب سے بہتر وہ آدمی ہے، جو راہ خدا میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر، یا اپنے اونٹ کی پشت پر، یا اپنے قدموں پر چلا، یہاں کہ اسے موت آگئی، اور لوگوں میں سب سے برا

---

(۱) مسند أحمد: ص: ٤١، ج: ٣، مسند أبي سعيد الخدري -رضي الله عنه-، حديث نمبر: ١١٣٩٢

جراءت کرنے والا فاجر ہے، وہ کتاب اللہ کی تلاوت کرتا ہے، اور اس پر کسی طور عمل نہیں کرتا۔“

حدیث-[۱۷]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ أَحْسَنُ النَّاسِ قِرَاءَةً؟ قَالَ: ”مَنْ إِذَا قَرَأَ رَأَيْتَ أَنَّهُ يَخْشَى اللهَ -عَزَّ وَجَلَّ-“(۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: لوگوں میں سب سے اچھا (قرآن) پڑھنے والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ شخص ہے، جب وہ قرآن پڑھے، تم اسے دیکھو کہ وہ اللہ عزّوجلّ سے خوف زدہ ہے۔“

حدیث-[۱۸]

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: ”خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ، فَقَالَ: ”أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ إِلَى بُطْحَانَ، أَوِ الْعَقِيْقِ، فَيَأْخُذَ نَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ زَهْرَاوَيْنِ، بِغَيْرِ إِثْمٍ بِاللهِ -عَزَّ وَجَلَّ- وَلاَ قَطْعِ رَحِمٍ“ قَالُوا: كُلُّنَا يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ”فَلأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَيَتَعَلَّمَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ-عَزَّ وَجَلَّ-، خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَإِنْ ثَلَاثٌ فَثَلَاثٌ مِثْلُ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ.(۲)

---

(۱) شعب الإيمان: ص: ٤٦٦، ج: ٣، فَصْلٌ فِي تَحْسِينِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِوَالْقُرْآنِ،حديث نمبر: ١٩٥٨

(۲) ابوداودسليمان بن أشعث سجستانى، سنن أبي داود، لبنان،بيروت، دار الكتاب العربي، ص: ٥٤٤، ج: ٢، كتاب سجود القرآن، حديث نمبر: ١٤٥٦

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: "ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اس وقت ہم صفہ میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے کس کو پسند ہے کہ وہ صبح بطحان یا عقیق جائے، پھر خوب صورت بڑے کوہان والی دو اونٹنیوں کو پکڑ لائے، بغیر اللہ عزّ وجلّ کی نافرمانی اور قطع رحمی کیے ہوئے۔"

صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ، ہم میں سے ہر ایک چاہتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "پھر تم میں سے کوئی ایک ہر روز بوقت صبح مسجد میں کیوں نہیں جاتا ہے، تاکہ اللہ عزّ وجلّ کی کتاب سے دو آیتیں سیکھے، اس کے لیے دو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے، اور اگر تین آیت سیکھے تو تین اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے، اسی طرح آیتوں کی تعداد اونٹنیوں کی تعداد سے زیادہ بہتر ہے۔"

حدیث-[۱۹]

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَعْرِبُوا الْقُرْآنَ، وَالْتَمِسُوا غَرَائِبَهُ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قرآن میں جو کچھ ہے اسے جانو، اور اس کے غرائب کو تلاش کرو۔"

حدیث-[۲۰]

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ.(۱)

---

(۱) أبو يعلى أحمد بن على بن مثنى موصلى تميمى، مسند أبي يعلى، تح: حسين سليم اسد، شام، دمشق، دار المأمون للتراث، ۱٤۰٤ھ،۱۹۸٤ء، ص:٤٣٦،ج: ۱۱، شهر بن حوشب عن أبي هر يرة،حدیث نمبر: ٦٥٦٠

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”وہ قرآن نہیں سمجھ سکتا، جس نے تین سے کم میں قرآن کو پڑھا۔“

حدیث-[۲۱]

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ، وَهُوَ بِالْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ فِيْ تُرْبَتِهَا، فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِيْ مُجَاشِعٍ، وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ، وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ، وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ. فَتَغَيَّظَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ، فَقَالُوا: يُعْطِيْهِ صَنَادِيْدَ أَهْلِ نَجْدٍ، وَيَدَعُنَا؟ قَالَ: إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ.

فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، نَاتِيءِ الْجَبِيْنِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اتَّقِ اللهَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”فَمَنْ يُطِيْعُ اللهَ إِذَا عَصَيْتُهُ، فَيَأْمَنُنِيْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَلَا تَأْمَنُونِيْ“؟ فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ قَتْلَهُ، أُرَاهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ مِنْ ضِئْضِيءِ هَذَا قَوْمًا، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا

---

(۱) سُنَن الترمذی: ص: ۱۹۸، ج: ۵، کتاب القراءات عن رسول الله –صلى الله عليه وسلم–، باب ما جاء أنزل القرآن على سبعة أحرف. ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں: ”یہ حدیث حسن صحیح ہے“، حدیث نمبر: ۲۹۴۹، وسُنَن ابن ماجه: ص: ۴۲۸، ج: ۱، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، حدیث نمبر: ۱۳۴۷۔

يُجَاوِزُ حَنَا جِرَهُمْ،يَمْرُقُونَ مِنْ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنْ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.(۱)

ترجمہ: ”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: وہ کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سونے کے مٹی سے آلودہ ڈلے بھیجے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اقرع بن حابس حنظلی، بنی مجاشع کے ایک فرد، عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری، بنی کلاب کے ایک فرد، زید خیل طائی، اور بنی نبہان کے ایک فرد کے درمیان تقسیم کر دیا۔ تو قریش اور انصار ناراض ہو گئے، انہوں نے کہا: ”نجد کے سرداروں کو عطا کرتے ہیں، اور ہمیں چھوڑ دیتے ہیں؟“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں انہیں تالیف قلب کے لیے دیتا ہوں۔“

ایک دھنسی ہوئی آنکھ، اونچی پیشانی، گھنی داڑھی، رخسار کی ہڈی ابھری ہوئی، سر منڈا آدمی کھڑا ہوا، اس نے کہا: اے محمد، اللہ سے ڈریئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ” اللہ کی اطاعت کون کرے گا، اگر میں اس کی نافرمانی کروں، اس نے مجھے اہل زمین پر امین بنایا، اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے۔“

صحابہ میں سے ایک شخص نے اس کے قتل کی اجازت چاہی، میرا خیال ہے وہ خالد بن ولید تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرما دیا۔ جب وہ چلا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس آدمی کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے، وہ تلاوت قرآن کریں گے، قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ لوگ اسلام سے نکل جائیں گے، جیسے کمان سے تیر نکل جاتی ہے، وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے، اور بت

(۱) صحیح البخاری: ص: ۲۷۰۲، ج: ۶، کتاب التوحید، حدیث نمبر: ۶۹۹۵

پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میں انہیں پاؤں تو ضرور میں انہیں قوم عاد کی طرح قتل کروں۔“

حدیث-[٢٢]

عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ:'' دَخَلْتُ أَنَا، وَعُبَيْدُ بْنِ عُمَيْرٍ عَلَى عَائِشَةَ – رَضِيَ الله عَنْهَا فَقَالَتْ لعُبَيْد بْن عُمَيْر: قَدْ آنَ لَكَ أَنْ تَزُوْرَنَا؟فقَالَ: أَقُوْلُ يَا أُمَّه، كَمَا قَالَ الْأَوَّل: زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا.فقَالَتْ: دعوْنَا مِنْ رطَانتكُمْ هَذِهِ.

قَالَ ابْنُ عُمَيْرٍ: أَخْبِرْنَا بِأَعْجَبِ شَيْءٍ رَأَيْته مِنْ رَسُولِ الله ﷺ قَالَ:فَسَكَتَتْ، ثُمَّ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ مِن اللَّيَالِي، قَالَ:"يَا عَائِشَةُ، ذَرِيْنِيْ أَتَعَبَّدُ اللَّيْلَةَ لِرَبِّيْ.قُلْتُ: والله، إِنِّيْ لَأُحِبُّ قُرْبَكَ، وَأُحِبُّ مَا سرَّكَ.

قَالَتْ: فقَامَ، فَتَطَهَّرَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيُ، قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيْ، حَتَّى بَلَّ حجره، قَالَتْ: ثُمَّ بَكَى، فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيْ، حَتَّى بَلَّ لحيته، قَالَتْ: ثُمَّ بَكَى، فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيْ، حَتَّى بَلَّ الْأَرْض، فَجَاءَ بِلَالٌ يؤذنه بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَآهُ يَبْكِيْ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ الله، لِمَ تَبْكِيْ؟ وَقَدْ غَفَرَ الله لَكَ مَا تَقَدَّمَ، وَمَا تَأَخَّرَ.

قَالَ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا، لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَة آيَة، وَيْلٌ لِمَنْ قَرَأَهَا، وَلَمْ يَتَفكَّرْ فِيْهَا ﴿إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾، الآية كلها.(١)

ترجمہ: ”حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمیر سے کہا: تم نے اب ہم سے ملاقات کا وقت پایا۔“

عبید بن عمیر نے عرض کیا: اے اُمّ المؤمنین، میں وہی کہہ سکتا ہوں، جو اگلوں نے کہا ہے کہ گاہے بگاہے ملاقات کرو، محبت بڑھے گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”اپنے اس عجمی کلام سے ہمیں محفوظ رکھو۔“

ابن عمیر نے عرض کیا: ہمیں سب سے حیرت انگیز چیز کے بارے میں مطلع کریں، جسے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا ہو۔

حضرت ابن عمیر کہتے ہیں: حضرت عائشہ خاموش ہو گئیں، پھر آپ نے کہا: ”راتوں میں سے ایک رات تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے عائشہ، مجھے چھوڑ دو، میں اس شب اپنے رب کی عبادت کروں۔“

میں نے کہا: ”بخدا، مجھے آپ کی قربت بہت عزیز ہے، اور مجھے آپ کی مسرت بھی محبوب ہے۔“

کہتی ہیں: ”آپ کھڑے ہو گئے، پھر وضو کیا، پھر کھڑے ہوئے، نماز پڑھنے لگے، آپ مسلسل روتے رہے، یہاں تک کہ آپ کی گود نم ہو گئی، کہتی ہیں: پھر اشک

(١) صحيح ابن حبان: ص: ٣٨٦، ج: ٢، كتاب الرقائق، باب التوبة، حديث نمبر: ٦٢٠

بار ہوئے، برابر روتے رہے، یہاں تک کہ داڑھی تر ہوگئی، کہتی ہیں: پھر اشک بار ہوئے، مسلسل روتے رہے، حتی کہ زمین بھیگ گئی۔

پھر بلال نماز کی اطلاع دینے آئے،جب انہوں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا، عرض کیا: یارسول اللہ، آپ کیوں رو رہے ہیں؟ اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے کو بخش دیا ہے۔

آپ نے فرمایا: ”کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں،شب میں مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے،تباہی ہے اس پر جو اسے پڑھے، اور اس میں تدبر نہ کرے،(وہ آیت)﴿إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ...﴾ ہے۔“

حدیث-[۲۳]

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :'' تَلَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَة: ﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوْبٍ أَقْفَالُهَا﴾ [محمد: ۴۷/ ۲۴]، وَغُلَامٌ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: بَلَى، وَاللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ عَلَيْهَا لَأَقْفَالها، وَلَا يفْتحهَا إِلَّا الَّذِيْ أَقْفَلَهَا. فَلَمَّا وُلِّي عُمَرُ، طَلَبَهُ، لِيَسْتَعْمِلَهُ، وَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ عَقلَ.(۱)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے،وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس آیت ﴿ أَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوْبٍ أَقْفَالُهَا﴾ [محمد:

---

(۱) أبو بكر أحمد بن حسين بن على بن موسى بيهقى،كتاب القضاء والقدر، تح: محمد بن عبد الله آل عامر،سعوديه،رياض، مكتبة العبيكان، ١٤٢٧ھ،٢٠٠٨ء،ط٢، ص: ٢٧٠ ، ٢٧١، باب ذكر البيان أن الله-عز وجل- هو المعطي بمنه، وفضله من يشاء من عبيده الإيمان، حديث نمبر: ٣٨٦.

٤٧/ ٢٤]کی تلاوت کی، ایک نوعمر لڑکا رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اس لڑکے نے کہا: جی ہاں، اللہ کی قسم، اے اللہ کے رسول، بے شک ضرور دلوں پر تالے لگے ہیں، اور انہیں نہیں کھول سکتا، مگر وہی جس نے انہیں مقفل کیا ہے۔"

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے، آپ نے اسے بلایا، تاکہ اسے (حکومتی معاملات میں) استعمال کریں، اور فرمایا: "بے شک ایسی بات کو دانا ہی کہہ سکتا ہے۔"

حدیث-[۲۴]

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ، يَقُوْلُ: ﴿الْحَمْدُ لله رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾، ثُمَّ يَقِفُ، ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾، ثُمَّ يَقِفُ، وَكَانَ يَقْرَؤُهَا ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾(١)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنی قراءت ٹھہر ٹھہر کر کرتے، آپ ﴿ الْحَمْدُ لله رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ پڑھتے، پھر ٹھہر جاتے، ﴿ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ ﴾ پڑھتے، پھر رک جاتے، پھر آپ ﴿ مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾ پڑھتے۔"

حدیث-[۲۵]

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مِخْرَاقٍ، قَالَ:" قُلْتُ لِعَائِشَةَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، إِنَّ نَاسًا يَقْرَأُ أَحَدُهُمُ الْقُرْآنَ فِيْ لَيْلَةٍ مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا.

---

(١) سُنَن الترمذی، کتاب القراءات، ابو عیسی ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے"، حدیث نمبر: ٢٩٢٧.

فَقَالَتْ: أُولَئِكَ قَرَءُوا، وَلَمْ يَقْرَءُوا، كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُومُ اللَّيْلَةَ التَّمَامَ، فَيَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ، وَسُورَةَ النِّسَاءِ، ثُمَّ لَا يَمُرُّ بِآيَةٍ فِيْهَا اسْتِبْشَارٌ إِلَّا دَعَا اللهَ -عَزَّ وَجَلَّ-، وَرَغِبَ، وَلَا يَمُرُّ بِآيَةٍ فِيْهَا تَخْوِيْفٌ إِلَّا دَعَا اللهَ -عَزَّ وَجَلَّ-، وَاسْتَعَاذَ.(١)

ترجمہ: مسلم بن مخراق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: اے اُم المؤمنین، کچھ لوگ ہیں، ان میں کا ایک فرد شب میں دو یا تین ختم قرآن کرتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”ان لوگوں نے پڑھا، اور سمجھا نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوری شب کھڑے رہتے، پھر آپ سورت بقرہ، سورت آل عمران، اور سورت نساء تلاوت کرتے، آپ کسی آیت سے گزرتے، جس میں بشارت ہوتی، اللہ عزّ وجلّ سے اس کے لیے دعا کرتے، اور اسے چاہتے، اور کسی ایسی آیت سے گزرتے، جس میں تخویف ہوتی، اللہ عزّ وجلّ سے دعا کرتے، اور اس سے پناہ چاہتے۔“

حدیث-[٢٦]

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ، فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِئَةِ، ثُمَّ مَضَى، فَقُلْتُ: يُصَلِّيْ بِهَا فِيْ رَكْعَةٍ، فَمَضَى، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بِهَا.ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ، فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ، فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا، إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ-ثُمَّ رَكَعَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: سُبْحَانَ

(١) مسند احمد: ص: ١١٩، ج: ٦، حديث السَّيِّدَة عَائِشَة رضي الله عنها، حدیث نمبر: ٢٤٩١٩.

رَبِّيَ الْعَظِيْمِ''. فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ قَالَ: ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ''، ثُمَّ قَامَ طَوِيْلًا، قَرِيْبًا مِمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، فَقَالَ: ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى''، فَكَانَ سُجُوْدُهُ قَرِيْبًا مِنْ قِيَامِهِ.(١)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں: ”میں نے رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ ایک شب نماز ادا کی، آپ نے سورت بقرہ کی تلاوت شروع کی، میں نے سوچا سو آیت پر وہ رکوع کریں گے، پھر وہ آگے نکل گئے، میں نے کہا: اس سورت سے ایک رکعت پڑھیں گے، مگر وہ آگے پڑھتے رہے، میں نے سوچا اس (کی تکمیل) پر رکوع کریں گے۔

پھر انہوں نے سورت نساء کی تلاوت شروع کردی، تو اسے مکمل پڑھا، پھر آل عمران کی تلاوت شروع کی، تو اسے پڑھا، آپ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے، جب آپ کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے جس میں تسبیح ہو، آپ تسبیح بیان کرتے، اور جب کسی ایسی آیت کی تلاوت فرماتے، جس میں دعا ہو، آپ دعا مانگتے، اور جب آپ پناہ مانگنے والی آیت کی تلاوت کرتے پناہ مانگتے۔

پھر آپ نے رکوع کیا، اور ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ“ پڑھتے رہے، آپ کا رکوع قیام کے مشابہ تھا، پھر آپ نے ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہا، پھر دیر تک قیام کیا، جو رکوع کے مشابہ تھا، پھر آپ نے سجدہ کیا، اور ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى“ پڑھا، آپ کا سجدہ قیام کے مشابہ تھا۔“

حدیث-[٢٧]

(١) صحیح مسلم: ص: ٥٣٦، ج: ١، صلاۃ المسافرین، حدیث نمبر: ٧٧٢.

عَنْ حُذَيْفَةَ: '' أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ الْبَقَرَةَ، وَآلَ عِمْرَانَ، وَالنِّسَاءَ فِيْ رَكْعَةٍ، لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا سَأَلَ، وَلَا بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا اسْتَجَارَ''(١)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت بقرہ، آل عمران، اور سورت نساء ایک رکعت میں پڑھا، آپ رحمت والی آیت سے گزرتے تو اسے مانگتے، اور آیت عذاب سے گزرتے تو اس سے پناہ چاہتے۔''

حدیث-[٢٨]

عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: '' قُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَبَدَأَ فَاسْتَاكَ، وَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَامَ، فَصَلَّى، فَبَدَأَ، فَاسْتَفْتَحَ مِنْ الْبَقَرَةِ، لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ، وَسَأَلَ، وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ يَتَعَوَّذُ، ثُمَّ رَكَعَ، فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهِ، يَقُوْلُ فِي رُكُوعِهِ: '' سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ''. ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوعِهِ، يَقُوْلُ فِيْ سُجُودِهِ: ''سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ''.

ثُمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ، ثُمَّ سُورَةً، ثُمَّ سُورَةً، فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ''(٢)

---

(١) أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب نسائی ، المجتبى من السنن، تح: أبو غده عبد الفتاح، شام، حلب، مكتب المطبوعات الإسلامية،١٤٠٦ھ،١٩٨٦ء،ط ٢، ص: ١٧٧، ج: ٢، كتاب الصلاة، مسألة القاريء إذا مر بآية رحمة،حديث نمبر: ١٠٠٩.

(٢) أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب نسائی ، المجتبى من السنن، تح: أبو غده عبد الفتاح، شام، حلب، مكتب المطبوعات الإسلامية،١٤٠٦ھ،١٩٨٦ء،ط ٢، ص: ١٧٧، ج: ٢، كتاب الصلاة، مسألة القاريء إذا مر بآية رحمة،حديث نمبر: ١٠٠٩.

ترجمہ: عمرو بن قیس سے روایت ہے، انہوں نے عاصم بن حمید سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے عوف بن مالک سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوا، آپ نے ابتداء کی، مسواک کیا اور وضو بنایا، پھر آپ کھڑے ہوئے، نماز شروع کی، آپ نے سورت بقرہ سے ابتداء کی، رحمت کی کسی آیت سے گزرتے تو اس پر ٹھہر جاتے، اور اسے مانگتے، اور عذاب کی کسی آیت سے گزرتے تو ٹھہر جاتے اور اس سے پناہ چاہتے، پھر رکوع کیا، قیام کے بقدر رکوع میں رہے، آپ اپنے رکوع میں "سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ" پڑھ رہے تھے۔

پھر آپ نے رکوع کے بقدر سجدہ کیا، سجدہ میں آپ "سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ" پڑھ رہے تھے۔

پھر آپ نے (دوسری رکعت میں) آل عمران کی تلاوت کی، پھر ایک سورت پڑھی، پھر ایک سورت کی اور تلاوت کی، آپ نے اسی طرح (یعنی پہلی رکعت کی طرح) کیا۔"

حدیث-[۲۹]

عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ، يَقُولُ: "قَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِآيَةٍ، حَتَّى أَصْبَحَ، يُرَدِّدُهَا، وَالْآيَةُ: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾"[مائدہ: ۵/ ۱۱۸](۱)

ترجمہ: جسرہ بنت دجاجہ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ کہتے ہیں:

---

(۱) سُنَن ابن ماجه: ص: ٤٢٩، ج: ١، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، حديث نمبر: ١٣٥٠.

”سرکار دو عالم ﷺ نے ایک آیت کی (پوری شب) تلاوت کی، یہاں تک کہ صبح ہوگئی، آپ اس کی تکرار کرتے رہے، وہ آیت:﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

ترجمہ: [بے شک اگر تو انہیں عذاب دے، تو وہ تیرے ہی بندے ہیں، اور اگر تو انہیں بخش تو تو ہی بہت زیادہ غلبہ والا اور حد سے زیادہ حکمت والا ہے] ہے۔“

حدیث-[۳۰]

عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ:’’ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي، وَفِي صَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ -ﷺ‘‘(۱)

ترجمہ: مطرف سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ کے سینے سے رونے کی وجہ سے ایسی آواز آرہی تھی جیسے چکی کی آواز ہو۔“

حدیث-[۳۱]

عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:’’اقْرَأْ عَلَيَّ‘‘. قَالَ: قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ؟ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: ’’إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ‘‘.

قَالَ: فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ، حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾. [النساء: ۴/ ۴۱]

---

(۱) سُنَن أبي داود: ص: ۲۳۸،ج: ۱، كتاب الصلاة، باب الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاۃ، حدیث نمبر: ۹۰۴

قَالَ لِيْ: ''كُفَّ -أَوْ أَمْسِكْ-''. فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ''(۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے (قرآن) پڑھ کر سناؤ۔“

حضرت عبد اللہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: آپ کے سامنے پڑھوں! اور وہ آپ پر نازل کیا گیا ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میری خواہش ہے کہ میں اسے کسی دوسرے سے سنوں۔“

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”میں نے سورت نساء کی تلاوت کی، حتی کہ جب میں ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾[النساء: ٤/ ٤١] پر پہونچا، آپ نے فرمایا: ”رک جاؤ“، میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھیں اشک بار ہیں۔“

حدیث-[۳۲]

عَنْ أَبِي السَّلِيْلِ ضُرَيْب بن نُقَيْرٍ القَيْسِي، قَالَ: قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ -رَضِيَ الله عَنْهُ-: ''جعَلَ رَسُولُ الله ﷺ يَتْلُو هَذِهِ الآيَةَ: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ الله يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ [الطلاق:٦٥/ ٢، ٣]

قَالَ: فَجعَلَ يُرَدِّدُهَا، حَتَّى نَعَسْتُ، فَقَالَ: '' يَا أَبَا ذَرٍّ، لَوْ أَنَّ النَّاسَ أَخَذُوا بِهَا لَكَفَتْهُمْ''(۲)

---

(۱) صحیح البخاری: ص: ۱۹۲۷، ج: ٤، کتاب فضائل القرآن، حدیث نمبر: ٤٧٦٨

(۲) أبو عبدالله محمد بن عبدالله حاکم نیشاپوری، المستدرك على الصحيحين، ح: مصطفى عبدالقادر عطا، لبنان، بیروت، دار الكتب العلمية، ١٤١١ھ/ ١٩٩٠ء، ط ١، ص: ٥٣٤، ج: ٢، كتاب التفسير، تفسير سورة الطلاق، حديث نمبر: ٣٨١٩.

ترجمہ: ابو سلیل ضریب بن نقیر قیسی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ کی تلاوت کی۔"

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کا اعادہ کرتے رہے، حتی کہ میں اونگھنے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" اے ابوذر، اگر لوگ اس آیت کو اپنا لیں تو انہیں کفایت کرے گی۔"

حدیث-[۳۳]

عَنْ عَدِيِّ بن حَاتِمٍ، قَالَ:" أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ:" يَا عَدِيُّ، اطْرَحْ هَذَا الْوَثَنَ مِنْ عُنُقِكَ". فَطَرَحْتُهُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ بَرَاءَة، فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللهِ﴾ [التوبة: ٩/ ٣١]، حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا، فَقُلْتُ: إِنَّا لَسْنَا نَعْبُدُهُمْ.

فَقَالَ:"أَلَيسَ يُحَرِّمُوْنَ مَا أَحَلَّ اللهُ، فَتُحَرِّمُوْنَهُ، وَيُحِلُّوْنَ مَا حَرَّمَ اللهُ، فَتَسْتَحِلُّونَهُ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ:"فَتِلْكَ عِبَادَتُهُمْ"(١)

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس حالت میں کہ میرے گردن میں سونے کی صلیب تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:" اے عدی، اس بُت کو اپنی گردن سے اتار کر

(١) المعجم الكبير: ص: ٩٢، ج: ١٧، من اسمه عدي، حديث نمبر: ٢١٨

پھینک دو۔"تو میں نے اسے پھینک دیا، پھر میں ان سے قریب ہوا، اس وقت آپ سورت براءت کی تلاوت فرمارہے تھے، آپ نے اس آیت کو پڑھا:

﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللهِ﴾[التوبة: ۹/ ۳۱]

ترجمہ: "ان لوگوں نے اپنے علما اور رہبان کو اللہ کو چھوڑ کر معبود بنالیا۔"

حتی کہ اس کی تلاوت سے فارغ ہوگئے، میں نے عرض کیا: "ہم ان کی عبادت نہیں کرتے تھے۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کیا وہ لوگ حرام نہیں کرتے، جسے اللہ نے حلال کیا ہے، پھر تم لوگ اسے حرام جانتے، اور کیا وہ لوگ حلال نہیں کرتے، جسے اللہ نے حرام کیا ہے، پھر تم لوگ اسے حلال سمجھتے؟" حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: "جی ہاں۔"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یہی ان کی عبادت تھی۔"

حدیث-[۳۴]

عَنْ عَبْد الله بْن عَمْرو، أَنَّهُ قَالَ: " أُنزلَتْ: ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا﴾ [الزلزلة: ۹۹/ ۱]، وَأَبُو بَكْر الصِّدِّيق رضى الله عنه قَاعِدٌ، فَبَكَى أَبُوْ بَكْرٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُول الله ﷺ: "مَا يُبْكِيك يَا أَبَا بَكْر"؟فقَالَ: أَبْكَانِيْ هَذِهِ السُّورَةُ.فَقَالَ لَهُ رَسُول الله ﷺ:"لَوْ أَنَّكُمْ تُخْطِئُونَ، وَلَا تُذْنِبُونَ، فَيَغْفِرُ اللهُ لَكُمْ؛ لَخَلَقَ الله أُمَّةً، يُخْطِئُونَ، وَيُذْنِبُونَ، فَيَغْفِر لَهُمْ"(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا﴾ نازل کی گئی، اس وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، وہ رو پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "اے ابو بکر، تمھیں

(۱) شعب الإیمان: ص: ۳۱۲، ج: ۹، معالجة کل ذنب بالتوبة، حدیث نمبر: ٦٧٠١

کس بات نے رلا دیا ہے؟" آپ نے عرض کیا: "مجھے اس سورت نے اشک بار کر دیا ہے۔" آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: " اگر تم لوگ خطا کرو، اور گناہ نہ کرو، جس پر اللہ تمہیں بخشے، ضرور اللہ ایسی امت پیدا فرمائے گا، وہ لوگ خطا کریں گے، اور گناہ کریں گے، پھر اللہ انہیں بخش دے گا۔"

حدیث-[۳۵]

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبِ الْهَمْدَانِيِّ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: ''سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ هَذِهِ الآيَةِ: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ ''.[المؤمنون: ۲۳/ ۶۰]قَالَتْ عَائِشَةُ: '' أَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الخَمْرَ، وَيَسْرِقُونَ؟''قَالَ: ''لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ، وَلَكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ، وَيُصَلُّوْنَ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ، وَهُمْ يَخَافُوْنَ أَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ، أُولَئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ، وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ''(۱)

ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن سعید بن وہب ہمدانی سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں استفسار کیا: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾[المؤمنون: ۲۳/ ۶۰]

ترجمہ: جو لوگ دیتے ہیں، جو کچھ دیتے ہیں، اور ان کے دل خائف ہوتے ہیں۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: "کیا وہ لوگ ہیں جو شراب نوشی اور چوری کرتے ہیں؟"

---

(۱) سُنَن الترمذی: ص: ۳۲۷،ج: ۵، تفسیر القرآن، باب ومن سورة المؤمنون،حدیث نمبر: ۳۱۷۵

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”نہیں اے دخترِ صدیق، وہ لوگ ہیں، جو روزہ رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، اور صدقہ دیتے ہیں، اور وہ خوف زدہ ہوتے ہیں کہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا، وہی لوگ ہیں جو بھلائی میں پیش رفتی کرتے ہیں، اور وہی لوگ بھلائی میں سبقت لے جاتے ہیں۔“

حدیث-[۳۶]

حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ لاَ تَسْمَعُ شَيْئًا، لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ، حَتَّى تَعْرِفَهُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ”مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ“. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: أَوَ لَيْسَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ [الانشقاق: ۸۴/ ۸]؟ قَالَتْ: فَقَالَ: ” إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرْضُ، وَلَكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكْ“(۱)

ترجمہ: مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جس چیز کو سن لیتیں، اس کا علم نہ ہوتا، اس کا مراجعہ کرتیں، حتی کہ اسے جان لیتیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس سے حساب لیا گیا، وہ عذاب میں مبتلا ہو گیا۔“

حضرت عائشہ کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: ”کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا ہے: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾[الانشقاق: ۸۴/ ۸]

ترجمہ: ”عن قریب وہ آسان حساب لے گا؟“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”وہ عرض (عمل کا پیش کرنا) ہے، لیکن جس سے پوچھ گچھ ہو گئی، وہ ہلاک ہو جائے گا۔“

---

(۱) صحیح البخاری: ص: ۵۱، ج: ۱، کتاب العلم، باب مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَرَاجَعَ حَتَّى يَعْرِفَه، حدیث نمبر: ۱۰۳.

حدیث-[۳۷]

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾[ابراهيم: ١٤/ ٤٨]،فَأَيْنَ تَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟قَالَ: عَلَى الصِّرَاطِ. (١)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾ [ابراهيم: ١٤/ ٤٨]ترجمہ:"اس دن زمین کو غیر زمین سے بدل دیا جائے گا، اور آسمانوں کو۔"

تو لوگ کہاں ہوں گے ؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "پل صراط پر۔"

حدیث-[۳۸]

عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي لَأَرْجُو أَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ، إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، وَالْحُدَيْبِيَةَ.قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللهُ : ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا﴾[مريم: ١٩/ ٧١]قَالَ: "أَلَمْ تَسْمَعِيهِ يَقُولُ:﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا، وَنَذَرُ الظَّالِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾"[مريم: ١٩/ ٧٢] (٢)

ترجمہ: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:" مجھے امید ہے ان شاء اللہ تعالی جو لوگ بدر اور حدیبیہ میں موجود رہے ان میں سے کوئی جہنم میں داخل نہ ہو گا۔"

(١) سُنَن ابن ماجة: ص: ١٤٣٠، ج: ٢، كتاب الزهد، باب ذكر البعث، حديث نمبر: ٤٢٧٩.

(٢) سنن ابن ماجه: ص: ١٤٣١، ج: ٢، كتاب الزهد، باب ذكر البعث، حديث نمبر: ٤٢٨١.

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: ’’یارسول اللہ، کیا اللہ نے ارشاد نہیں فرمایا ہے: ﴿وَإِنْ مِنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا﴾[مریم: ۱۹/ ۷۱]

ترجمہ: ’’اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر اسے جہنم سے گزرنا ہوگا، تیرے پروردگار پر حتمی طے شدہ فیصلہ ہے۔‘‘

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’کیا تم نے نہیں سنا اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا، وَنَذَرُ الظَّالِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾[مریم: ۱۹/ ۷۲]

’’پھر ہم نجات دے دیں گے، جنہوں نے تقوی اختیار کیا، اور ہم ظالموں کو جہنم میں گھٹنوں کے بل چھوڑ دیں گے۔‘‘

حدیث-[۳۹]

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيَّ، يَقُوْلُ: ’’قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ مَسِيْرٍ لَهُ سُورَةَ الْفَتْحِ عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَرَجَّعَ فِيْ قِرَاءَتِهِ‘‘. قَالَ مُعَاوِيَةُ: ’’لَوْلَا أَنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَجْتَمِعَ عَلَيَّ النَّاسُ؛ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَهُ‘‘(۱)

ترجمہ: حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی سے سنا، وہ کہتے ہیں: ’’رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح (مکہ) والے سال سفر میں اپنی سواری پر سورت فتح کی تلاوت کی، تو آپ نے اپنی قراءت میں ترجیع کیا۔‘‘

(۱) صحیح مسلم: ص: ۵٤۷، ج: ۱، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، حدیث نمبر: ۷۹٤

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ” اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ میرے پاس لوگوں کا ہجوم ہو جائے گا، تو ضرور میں تمہیں ان کی قراءت عملاً کر کے دکھاتا۔“

حدیث-[۴۰]

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ: '' سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ؛ وَهُوَ بِـ ''عَرَفَةَ''، يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿شَهِدَ الله أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَ الْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنْ الشَّاهِدِيْنَ يَا رَبِّ. (۱)

ترجمہ: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اس وقت آپ عرفہ میں تھے، آپ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۗىِٕمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱۸ۭ﴾ [آل عمران: ۳/ ۱۸]

ترجمہ: ”اللہ نے گواہی دی بے شک وہی الہ ہے، اور ملائکہ نے اور علم والوں نے، وہی عدل کرنے والا ہے، کوئی الہ نہیں ہے، سوائے اس زبردست حکمت والے کے۔“

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اے میرے پالنہار، میں اس پر گواہ ہوں۔“

تمت هذه الرسالة المباركة بعون الله الملك الوهاب،

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين-

---

(۱) مسند أحمد: ص: ۱۶۶، ج: ۱، مسند الزُّبَيْرِ بن الْعَوَّامِ -رضي الله عنه-، حديث نمبر: ۱۴۲۱

مصادرومراجع

(۱)قرآن مجید.

(۲)أبو الحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، صحیح مسلم ، تح: محمد فؤاد عبد الباقی، لبنان، بیروت، دار إحیاء التراث العربي.

(۳)أبو بکر احمد بن حسین بن علی بن موسی بیھقی، کتاب القضاء والقدر،تح: محمد بن عبد اللہ آل عامر،سعودیہ،ریاض، مکتبة العبیکان، ۱٤۲۷ھ/ ۲۰۰۸ء، ط۲.

(٤)أبو بکر أحمد بن حسین بن علی بن موسی بیھقی، شعب الإیمان، تح: ڈاکٹر عبد العلی عبد الحمید حامد، سعودیہ، ریاض، مکتبة الرشد للنشر، والتوزیع، ۱٤۲۳ھ/ ۲۰۰۳، ط ۱.

(٥)أبو بکرأحمدبن حسین بن علی بن موسی بیھقی،سنن البیھقي الکبری، تح:محمد عبدالقادرعطا،سعودیہ، مکہ،۱٤۱٤ھ/ ۱۹۹٤ء

(٦)أبو بکر عبداللہ بن محمد بن أبی شیبہ کوفی،المصنّف في الأحادیث والآثار،تح: کمال یوسف حوت، سعودیہ، ریاض، مکتبة الرشد، ۱٤۰۹ھ، ط ۱.

(۷)أبو جعفرمحمدبن جریر بن یزیدبن کثیر آملی طبری، جامع البیان في تأویل القرآن،تح: احمد محمد شاکر، لبنان، بیروت، مؤسسة الرسالة، ۱٤۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء، ط ۱.

(۸)أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد تمیمی بستی،صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، تح: شعیب ارنؤوط، لبنان، بیروت،مؤسسة الرسالة، ۱٤۱٤ھ/ ۱۹۹۳، ط ۲.

(۹)أبوخیثمہ زھیر بن حرب نسائی، کتاب العلم، تح: محمد ناصرالدین البانی، لبنان، بیروت، المکتب الإسلامي.

(۱۰)أبوداودسلیمان بن أشعث سجستانی، سُنَن أبی داود، لبنان، بیروت، دار الکتاب العربي.
(۱۱)أبوزکر یایحی بن شرف الدین نووی،التبیان في آداب حملة القرآن،شام، دمشق،الوکالة العامة للتوز یع، ۱٤۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء .
(۱۲)أبو عبد الرحمن أحمد بن شعیب نسائی، المجتبی من السنن، تح: ابو غده عبد الفتاح، شام، حلب، مکتب المطبوعات الإسلامیة، ۱٤۰٦ھ/ ۱۹۸٦ء،ط ۲.
(۱۳)أبو عبد الله أحمد بن حنبل شیبانی،الزهد،تح: محمد أحمد عیسی،مصر، قاهره، دار الغد الجدید،۱٤۲٦ ھ/ ۲۰۰۵ء، ط ۱.
(۱٤)أبو عبدالله أحمد بن حنبل شیبانی، مسند أحمد، مصر،قاهره، مؤسسة قرطبة.
(۱۵)أبو عبدالله محمدبن إبراهیم بن إسماعیل جعفی بخاری،الجامع الصحیح المختصر،لبنان، بیروت،دارابن کثیر، ۱٤۰۷ھ- ۱۹۸۷م، ط ۳.
(۱٦)أبو عبدالله محمدبن إبراهیم بن إسماعیل جعفی بخاری، خلق أفعال العباد، تح: ڈاکٹر عبد الرحمن عمیره،سعودیه، ر یاض،دار المعارف،۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء.
(۱۷)أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبی بکر بن فرح أنصاری خزرجی، شمس الدین قرطبي، الجامع لأحکام القرآن،تح: هشام سمیر بخاری، ر یاض، سعودیه، دار عالم الکتب، ۱٤۲۳ھ/ ۲۰۰۳م.
(۱۸)أبو عبدالله محمد بن عبدالله حاکم نیشاپوری، المستدرک علی الصحیحین،ح: مصطفی عبدالقادر عطا،لبنان، بیروت، دار الکتب العلمیة،۱٤۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء، ط ۱.
(۱۹)أبو عبد الله محمد بن نصر مروزی، مختصرقیام اللیل، پاکستان، فیصل آباد، حدیث اکیڈمی،۱٤۰۸ھ/ ۱۹۸۸ل، ط ۱.
(۲۰)أبو عبدالله محمدبن یز یدقزو ینی، سُنَن ابن ماجة، تح:محمد فواد عبدالباقی، لبنان، بیروت، دارالفکر.

(۲۱)أبو عیسی محمد بن عیسی ترمذی سلمی، سُنَن الترمذی،تح: أحمد محمد شاکر،لبنان، بیروت،دار إحیاء التراث العربي.

(۲۲)أبوالقاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب طبرانی،المعجم الکبیر،تح : حمدی بن عبدالمجیدسلفی، شام، موصل، مکتبة العلوم والحکم ، ۱٤۰٤ھ/ ۱۹۸۳ء، ط ۲.

(۲۳)أبوهلال حسن بن عبدالله عسکری، معجم الفروق اللغویة، ایران، قم، مؤسسة النشر الإسلامي، ۱٤۱۲، ط ۱.

(۲٤)بدرالدین محمد بن عبدالله بن بهادر زرکشی، البرهان في علوم القرآن،تح: محمد ابوالفضل ابراهیم، لبنان بیروت، دار المعرفة، ۱۳۷٦ھ/ ۱۹۵۷ء، ط ۱.

(۲۵) علی بن محمد بن علی جرجانی، التعریفات ،تح:ابراهیم ابیاری، لبنان، بیروت، دار الکتاب العربي، ۱٤۰۵ ، ط ۱.

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

کی ایک دلکش کاوش

شانِ الوہیت وتقدیسِ رسالت کا امین

کوثر وتسنیم سے دھلے الفاظ، مشک وعنبر سے مہکا آہنگ

عشق وادب کی حلاوتوں کا ماخذ

ترجمہ قرآن

کنز الایمان

از

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا علیہ الرحمہ

اب پشتو زبان میں دستیاب ہے